صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 26 اپریل 2021ء بمطابق 13 رمضان المبارک 1442ہجری سہ پہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَـنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمَـنِ الرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ أُجُورَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيَـٰمَةِ ۖ فَمَن زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ۗ وَمَا الۡحَيَوٰةُ الدُّنۡيَآ إِلَّا مَتَـٰعُ الۡغُرُورِO لَتُبۡلَوُنَّ فِيٓ أَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الۡكِتَـٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِينَ أَشۡرَكُوٓاْ أَذٗى كَثِيرٗا ۚ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡأُمُورِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔(اے اہل ایمان) تمہارے مال وجان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔۔وآ خرالدواناعن الحمد اللہ رب العالمین۔و آخِرُ الدَّعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! حبیب الرحمان صاحب دو دفعہ اس اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں، کل ان کی Death ہو چکی ہے اور کل ہی ان کو دفنایا گیا ہے، ریکویسٹ ہے کہ ان کے حق میں ایصال و ثواب کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: بالکل، حبیب الرحمان صاحب اس ایوان کے ایک انتہائی اہم رکن تھے اور وزیر بھی رہے ہیں اوقاف کے اور Different اس کے اور انتہائی نفیس، شگفتہ انسان تھے، دیانت دار انسان تھے، اپنے ڈیپارٹمنٹ اوقاف کو Uplift کرنے کے لئے مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کی بڑی کوششیں رہی ہیں، میں اپنی جانب سے بھی اور اس ایوان کی جانب سے بھی ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مفتی صاحب! آپ ان کے لئے فاتحہ کرالیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، ایک ضروری اور اہم بات جو کہ ایل آر اتیچ میں وقوع پذیر ہوئی۔

جناب سپیکر: After Questions hour، کوسچنز آور کے بعد کرلیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 10242، جناب عنایت اللہ خان صاحب، موجود نہیں، کوئسچن نمبر 10244، جناب عنایت اللہ خان صاحب موجود نہیں۔ کوئسچن نمبر 10335، نگہت یاسمین۔

* 10335 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ داخلہ و قبائلی امور کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب معاون خصوصی جیلخانہ جات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ محکمہ داخلہ و قبائلی امور کے ذیلی شعبہ جات کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں۔

(i) ذیلی شعبہ پولیس کے لئے کل 944.320 ملین اور ذیلی شعبہ جیل خانہ جات کے لئے کل رقم 122.977 ملین مختص کی گئی ہے۔

(ii) ذیلی شعبہ پولیس کے لئے کل رقم 50.000 ملین اور ذیلی شعبہ جیل خانہ جات کے لئے کل رقم 34.285 ملین 20-2019 کے لئے جاری کی گئی ہے۔

(iii) مذکورہ محکمے نے تاحال کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ ایک ہی Pattern پر، جنہوں نے ویکسین کروائی وہ اپنا Mask ذرا نیچے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کرالی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میں نے کروالی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ساٹھ سال سے اوپر ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ستر سال کی ہوں۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی دعا کریں کہ اللہ لمبی زندگی دے۔

جناب سپیکر: امین۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تاکہ آپ لوگوں پر ایسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اچھا ہمیں آج آپ کی Age کا پتہ چل گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی شکریہ۔ جناب سپیکر! آیا یہ درست ہے، میں نے فنڈ کی تفصیل مانگی ہے، یہ سارے فاٹا کے کونسچنز آ رہے ہیں، ہمارا جو فاٹا ہے، ضلع باجوڑ میں میں نے ترقیاتی فنڈ کے حوالے سے تفصیل مانگی ہے کہ کتنا فنڈ ریلیز ہوا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ذیلی شعبہ پولیس کے لئے کل رقم 944.320 ملین اور ذیلی شعبہ جیلخانہ جات کے لئے کل رقم 112 ملین مختص کی گئی ہے، پھر یہ کہ کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؟ اب مزے کی بات یہ ہے کہ فنڈ رکھا گیا ہے لیکن ریلیز 50 ملین وہ پولیس کے لئے ہوا ہے، اور 34

ملین وہ جیل خانہ جات کے لئے ہوا ہے، یہ 2019-20 کی اے ڈی پی ہے جناب سپیکر! مذکورہ فنڈ میں کتنا خرچ ہوا ہے، ابھی تک کوئی فنڈ خرچ نہیں ہوا، یہ فاٹا کے متعلق ایک ہی طریقے سے اور ایک ہی Pattern سے جواب آرہا ہے کہ اتنا ہم نے رکھا، اتنا ہم نے ریلیز کیا لیکن تاحال کوئی بھی فنڈ خرچ نہیں ہو سکا، میں Appreciate کرتی ہوں کہ محکمہ داخلہ کا جو بھی ہے، یہ محکمہ داخلہ یہاں پر ہمارا منسٹر ترند صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ جیلخانہ جات کے بھی ہیں، انہوں نے مجھے، تفصیل اس کو کہتے ہیں، میں اس دن بات کر رہی تھی تو آپ نے کہا کہ مکمل تفصیل یہ نہیں ہوتی، تفصیل اس کو کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ہر بات کا جواب دیا ہوتا اور ساتھ اپنا یہ بھی بتایا کہ کوئی فنڈ ریلیز نہیں ہوا۔ جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ 2019-20 میں جب یہ سب فنڈز مختص ہو چکے ہیں تو فاٹا میں ایسی کونسی قیامت ہے کہ ان کو فنڈ لگانے میں وہ منع کر رہی ہے؟ میں اس پر اتنی بحث نہیں کرتی ہوں، میں آپ کے توسط سے چاہتی ہوں کہ ترند خان اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، میرے ساتھ بیٹھ کے یہ تمام Thoroughly اس کو چیک کریں کہ یہ فنڈ آخر کہاں پر خرچ ہوا، یہ فنڈ ریلیز کیوں نہیں ہوتا؟ فنڈ مختص کیا جائے۔۔۔۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ذرا صبر کریں میر کلام صاحب! اس کے بعد کریں نا، یار کوئسچن میں لے کر آتی ہوں اور پھر آپ بات اٹھا لیتے ہیں، ذرا ٹھہریں، میں ختم کر لوں تو پھر آپ بات کر لیں۔۔۔۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میرے بھائی! هم د دوئ د پاره ئے راوړم ګنی زما فاټا سره خویمه ده، زه خو اوس بهانه ما نړئ کبنې اوسیږم نو زما فاټا سره خویمه ده، زما خو پلار نیکه هر څه پرېښودي دي او راغلي دي۔ جناب سپیکر صاحب! اس پر میں ان سے درخواست کروں گی کہ سپلیمنٹری کوئسچن لے کر اور پھر اس کے بعد میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ درخواست کروں گی کہ یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ ایک ہی Pattern کا جواب آیا ہے جس سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی میر کلام صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو جناب سپیکر! سینیئر پارلیمنٹرین کا میں انتہائی مشکور ہوں کہ فاٹا کے حوالے سے انہوں نے کوئسچنز لائے ہیں اور وہ میری بات نہ سمجھ سکی، ان کو تھوڑا سا غصہ بھی آگیا لیکن خیر،

جناب سپیکر! میرا صرف ہوم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے یہ کوئسچن ہے، میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ Merged districts میں پھر Target killing انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ جناب سپیکر! 2019ء میں شمالی وزیرستان میں 51 target killing کے واقعات ہوئے تھے، 2020ء میں 46 اور اس سال 22 تک پہنچ گئے، سال ختم ہونے تک پتہ نہیں کہ کس حد تک یہ پہنچ جائے گی، اگر اس کے لئے حکومت سنجیدگی سے کام کرے اور اس کو سنجیدگی سے لے۔

Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Ji, Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, Minister for Prisons.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی جیلخانہ جات): شکریہ جناب سپیکر صاحب! میڈم ایک بہت اہم سوال لائی ہے، میں خود بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پر یہ صحیح ہو جائے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question No.10335 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No.10335 is referred to the concerned Committee. Question No. 10702, Mir Kalam Khan Sahib!

* 10702 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون اور کن احکامات کے تحت بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) کوئی نہیں۔

(ب) (الف)کا جواب نفی میں ہے۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر! میں نے کوئسچن کیا لیکن اس میں جواب آیا ہے کہ ہم نے کوئی بھرتیاں نہیں کی ہیں تو اس میں یہاں پر بات ختم ہوئی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Question No. 10446, Shagufta Malik Sahiba.

* 10446 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خواتین کے لئے کتنے سپورٹس گراؤنڈز کی تعمیر کے منصوبے زیر غور ہیں، نیز پانچ سالوں میں خواتین کے لئے کتنے سپورٹس گراؤنڈز تعمیر کئے گئے ہیں؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> امسال خواتین کے لئے ہر ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر علیٰحدہ جمنازیم ہال تعمیر کئے جانے کا منصوبہ ہے جس میں خواتین کے لئے Indoor sports کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔ گزشتہ دور حکومت میں خواتین کے لئے لیڈیز کلب یونیورسٹی ٹاؤن کی تزئین و آرائش کی گئی جبکہ ایک علیٰحدہ جم ہال پشاور سپورٹس کمپلکس میں بنایا گیا تھا۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ میں نے جو سوال کیا تھا، اس کے جواب میں آپ دیکھ لیں، مجھے وہ جواب ہی نہیں دیا گیا، میں نے ان سے ان پانچ سالوں میں خواتین کے لئے جو سپورٹس گراؤنڈز تعمیر کئے گئے ہیں، آپ اندازہ لگا لیں کہ خواتین کے حوالے سے بات تو بہت ہوتی ہے لیکن یہاں پر آپ دیکھیں کہ جو گراؤنڈ کی بات میں نے کی ہے، اس کے جواب میں آپ دیکھیں، مجھے صرف ایک لیڈیز کی جو Already وہاں پر موجود ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ جو Already جم ہال کی انہوں نے بات کی ہے، وہ تو Already بند ہے۔ اس کے علاوہ آپ لوگوں نے پورے صوبے میں پانچ سالوں میں کتنے گراؤنڈز خواتین کے لئے، کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے صوبے میں سپورٹس کے حوالے سے خواتین میں بہت زیادہ ٹیلنٹ ہے، آپ دیکھیں کہ ابھی ہمارے ٹرائیبل ڈسٹرکٹس کی جو لڑکیاں ہیں وہ بھی بہت اچھا Role play کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ڈسٹرکٹ میں جو بجٹ ہے وہ دو پرسنٹ بھی خواتین کے سپورٹس کے لئے ہوتا ہے جو کہ وہ بھی Unfortunately utilize نہیں ہوتا۔ یہ جواب آپ خود دیکھ لیں، اس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ کیا ہوا ہے، Kindly اس کو ذرا ریفر کریں تاکہ ان کی کلاس لی جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Law.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون وبلدیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ جب میں نے یہ جواب دیکھا تو مجھے کچھ نامکمل سا لگا، پھر میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بلا کر تھوڑی سی اور تفصیل لی ہے۔ میڈم! یہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ لیڈیز کلب ٹاؤن پشاور مکمل کر دیا گیا ہے، لاگت 32 ملین آئی ہے، پشاور سپورٹس کمپلکس میں پانچ ملین سے جم ہال کا سامان دیا گیا ہے، تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی سطح پر سات سو ملین کی Scheme ongoing ہے، لیڈیز جم ہال کے لئے Hundred million rupees رکھے گئے ہیں، ایبٹ آباد کے علاوہ، کیونکہ ایبٹ آباد میں زمین کا مسئلہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ وہاں پر یہ ایشوز ہیں، باقی تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں ان جم ہال کے اوپر کام شروع ہو گیا ہے۔ These are just for ladies، ہمارے پاس ہری پور میں Males کے لئے بھی جم ہال نہیں ہے، I think, you are very lucky, your people are getting gym in every divisional headquarter.

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: سر! یہ بات جو انہوں نے کی، کم از کم یہ جو بات کر رہی ہے، Already مجھے بھی معلوم ہے کہ قیوم سٹیڈیم میں جو جمنازیم ہے، وہ Mix خواتین اور لڑکے، لیکن میں Overall distance کی بات کر رہی ہوں، میں صرف پشاور کی بات نہیں پورے صوبے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شگفتہ بی بی، یہ اس طرح۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں جی، کچھ بھی نہیں ہے، آپ ڈسٹرکٹ میں جا کر پوچھ لیں، میں سپورٹس گراونڈ کی بات کر رہی ہوں کہ خواتین کے لئے کیوں نہیں ہے؟ اتنا تو ضروری آپ کہتے ہیں کہ سپورٹس کے لئے اتنا بجٹ رکھا گیا ہے، اس میں خواتین کا یہ Discrimination بھی ہے، Kindly اس کو ذرا ریفر کریں تاکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ڈیپارٹمنٹ کو بلا کر پوچھا جائے کہ یہ کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ میں ریکویسٹ کروں گی کہ Already آپ نے کوسچین کا جو Answer ہے وہ بھی آپ نے دیکھا ہے۔

وزیر قانون وبلدیات: شگفتہ بی بی! دیکھیں، ایک First step ہوتا ہے، اگر پہلے کسی گورنمنٹ نے لے لیا ہوتا تو اس وقت ہم ڈسٹرکٹ تو کیا تحصیل کے لیول پر آ گئے ہوتے، یہ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے پچھلے دور میں تحصیل گراونڈز پر کام شروع کیا تھا، ابھی One thousand grounds پر آ رہے ہیں، تقریباً ہر U/C میں گراونڈز دے رہے ہیں، This is the first step for divisional

and the next step, we will come to the ان شاء اللہ تعالیٰ، headquarters district level and then we will come to Tehsil level، آپ کو پتہ ہے کہ خواتین کا، خصوصی طور پر پاکستان تحریک انصاف تو ہر جگہ پر خواتین کے جو حقوق ہیں، اس کا تحفظ کرتی ہے، اس کو کمیٹی میں لے جانے کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے، آپ کو کوئی اور تفصیل چاہیئے، سب سے پہلے میں چاہوں گا کہ یہ ڈسٹرکٹ لیول پر آئے کیونکہ میرا اپنا شہر اور ڈسٹرکٹ ہے، It`s not a divisional headquarter، میں چاہوں گا کہ یہ ادھر آئے اور ہم سب کی کوشش ہونی چاہیئے لیکن It is a good first step, seven hundred million اور دس کروڑ روپے کا ان شاء اللہ تعالیٰ خواتین کے لئے جم ہال بنے گا، اگر اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور Suggestions ہیں، You please give them تاکہ میں ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کو پہنچادوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں آپ نے کس لئے بنائی ہیں؟ صرف اس لئے کہ کمیٹیوں کا نام رہے اور اس میں منسٹر صاحبان وہ بہت Easily کہہ دیتے ہیں کہ ہم لوگ اس میں نہیں بھیجنا چاہتے، یہ Thinking ہماری اپوزیشن کی نہیں، کیونکہ کیبنٹ میں وہ منسٹرز بیٹھتے ہیں، وزیراعلیٰ اس کو چیئر کرتا ہے، آپ کے ساتھ بیوروکریسی ہوتی ہے، یہ آپ کے اپنے ذہن میں آنا چاہیئے تھا کیونکہ آپ خواتین کے حقوق دینے میں ناکام ہو چکے ہیں، اگر ایک گراؤنڈ بھی خواتین کا نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے خواتین کو یکسر نظر انداز کیا ہوا ہے، جیسے کہ اسمبلی میں نظر انداز کیا ہوا ہے، فنڈز کے حوالے سے نظر انداز کیا ہوا ہے، ہر چیز کے حوالے سے نظر انداز کیا ہوا ہے، بات یہ ہے کہ میں ضرور ان کا ساتھ دوں گی، اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے، پھر آپ نے کمیٹیاں کس لئے بنائی ہوئی ہیں، پھر ساری کمیٹیوں کو ایسے ہی رہنے دیں، ہر بار ہم اٹھ کر تو منسٹر صاحبان کہہ دیتے ہیں کہ جی کمیٹی میں نہیں جانا چاہیئے، میں ان منسٹرز صاحبان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جو اپنے ہی سوال کو، حالانکہ انہوں نے تفصیل دی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ بھیجیں تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ فنڈ مختص کیوں نہیں ہوا، اس طرح یہ بھی بھیجیں کہ یہ لوگ کیبنٹ میں بیٹھتے ہیں، پچھلے نو سالوں سے بیٹھ رہے ہیں، ان کو چاہیئے نا کہ یہ خواتین کے بارے میں پوچھتے، ابھی تک کیبنٹ میں کوئی عورت نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکبر ایوب صاحب!

وزیر قانون و بلدیات: جناب سپیکر! کمیٹی میں وہ چیز جاتی ہے جس میں کوئی Confusion ہو، اس میں کوئی Confusion نہیں ہے، یہ Clear ہے۔ نگہت بی بی ذرا اپنے دور کا بتا دیں کہ انہوں نے خواتین کے لئے کتنے جم ہال بنائے ہیں، کتنے گراؤنڈز بنائے ہیں؟ پھر اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔ جناب سپیکر! ہم نے تو خواتین کے لئے ایک بڑا زبردست Step لیا ہے، پہلے تو کچھ ہوا ہی نہیں، نہ کبھی کسی نے سوچا کہ خواتین کے لئے ادھر اس میں کوئی کوسچن نہیں، ادھر کیا کرنا ہے، کسی آفیسر کو بلا کر ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس اس پر بہت زیادہ ڈیبیٹ ہو گئی ہے، اس پر مزید بات کرنے کی اب گنجائش نہیں ہے، میں ووٹ کے لئے Put کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب! اس میں کیا ہے؟ کمیٹی میں جانے دو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نہیں مان رہے ہیں، ووٹ کے لئے Put کر دوں؟ میں کوسچن کو پھر ووٹ کے لئے Put کرتا ہوں، بات ہو گئی نا، اس میں اتنی لمبی بات کی اب کیا ضرورت ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی نا، اس میں اتنی لمبی بات کی اب کیا ضرورت ہے؟ بار بار Repetition ہو رہی ہے، بس اس کو ختم کریں یا ووٹ کروائیں۔

وزیر قانون و بلدیات: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واپس لے لیں، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ کمیٹی میں نہیں جانا چاہیئے، باقی فضول تقریروں کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تین دفعہ انہوں نے جواب دے دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! کمیٹی میں بھیج دیں، اس میں کیا ہے؟

وزیر قانون و بلدیات: میڈم! میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ بالکل وہ آپ کی بات درست ہے کہ انہوں نے تفصیل میں جواب نہیں دیا لیکن میں نے آپ کو ساری تفصیل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی میں بھیجتے ہیں؟ جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون و بلدیات: ووٹ کرا دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

وزیر قانون وبلدیات: ووٹ کرالیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ووٹ کرالوں، اب ووٹ کرالوں یا کیا کروں؟

وزیر قانون وبلدیات: میڈم سے میری ریکویسٹ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ووٹ کریں۔

Ms Nighat Yasmeen Orakzai: Withdrawn.

Mr.Speaker: Withdrawn. Question No. 10516, Ms. Humaira Khatoon.

* 10516 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں عالمی وباء Covid-19 دوسری لہر میں ہلاکتوں کی تعداد کیا ہے، نیز کورونا سے متاثرہ مریضوں کے علاج کے لئے صوبہ بھر میں جن ہسپتالوں میں Isolation وارڈوں کی سہولت موجود ہے، ان ہسپتالوں کے نام اور ان میں مختص بیڈوں کی تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): صوبہ خیبر پختونخوا میں عالمی وباء Covid-19 کی دوسری لہر کے دوران کل اموات کی تعداد 768 ہے، ان اموات کی ضلع وار تفصیل ایوان میں پیش کی جاچکی ہے، مزید برآں کورونا سے متاثر مریضوں کے علاج کے لئے مختص ہسپتالوں کے نام اور ان میں مختص بیڈز کی تعداد بھی ایوان پیش کی گئی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کمیٹی میں بھجوانے پر منسٹر صاحبان کو اعتراض ہوتا ہے لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ آپ میرے سوال کے جواب کو دیکھیں کہ یہ میں نے چھ ماہ پہلے پوچھا تھا، اس میں مجھے جو اعداد و شمار بتائے گئے ہیں اموات کے، وہ 768 ہیں اور میں نے کل جو اپنی معلومات حاصل کی ہیں، وہ 3100 ہیں، اب اتنا بڑا تضاد آپ کے سوال کے جواب میں ہے۔ اب تک 768 اموات انہوں نے Show کی ہیں جبکہ اب کل تک 3100 اموات ہوئی ہیں، اب ہم کمیٹی میں بھجوانے کی سفارش نہ کریں تو پھر کیا کریں؟

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! چونکہ یہ ہیلتھ کے بارے میں ہے اور کورونا کے بارے میں انہوں نے تفصیل سے بات کر لی ہے، میں پوائنٹ آف آرڈر لانا چاہتی تھی، میں اس میں یہ

Cover کر لیتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے افسوس ہے، میں آپ کو اخبار کی Cutting بھی بھجوادیتی ہوں،اس کی ویڈیو بھی میرے پاس موجود ہے،یہ ایک بہت بڑاالمیہ ہے کہ ہسپتال کے گیٹ پران لوگوں نے ایسے لوگ تعینات کئے ہوئے ہیں،یہ تقریباً25تاریخ کوایک عورت نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے باہر بچے کو جنم دیا،چونکہ وہ سختی کررہا تھا، جو لوگ پرچی دیتے ہیں وہ اس کو کہہ رہا تھا کہ بھئی آپ تھوڑی دیر بعد آجائیں، حالانکہ وہLabour pain کی وجہ سے پھر انہوں نے چادریں تانیں، میں جب آج، I am sorry to say، میرے لئے سارے آنریبل ہیں لیکن جب میں نے تیمور خان جھگڑا صاحب کو جو کہ صحت اور فنانس کے منسٹر ہیں، جب میں نے ان سے بات کی تو وہ کہتے ہیں کہ هسپې کپ لګوئ نو دا هم واخلئ او دې نه علاوه که ویډیو پکار وی نو هغه ویډیو به هم تاسو له دراولیږم، دا تاسو واخلئ چې ستاسو د سیکیورټی د وجې نه اوس بنځې چې دی نو هغه بهر ځی نو په سړکونو باندې ماشومان چې دی نو هغه۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health.

وزیر صحت: جناب سپیکر! حالانکہ یہ Supplementary points تھے،اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا، دونوں کا جواب دیتے ہیں۔ پہلا جو سوال پوچھا گیا تھا،اس کا جواب بالکل صحیح دیا گیا ہے، سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ دوسری لہر میں Covid-19 سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟ دوسری لہر نومبر دسمبر میں تھی،اس کے فگرز آپ کو دے دیئے ہیں،اگر آپ کل کے فگرز دیکھ رہے ہیں تو اس میں دوسری لہر کے جو نمبرز ہیں وہ شامل نہیں ہوں گے، کل تک کے جو نمبرز ہونگے وہ تو میں آپ کو سارے دے سکتا ہوں،اگر یہ سوال ہوتا کہ آج تک کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں تو یہی جواب ملتا،اس میں کوئی سوال کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ ہر روز ہم یہ فگرز پبلک کرتے ہیں کہ کس ڈسٹرکٹ میں کتنے کیسز ہیں، یہ سوال پڑھ لیں، ابھی تو پہلے خود سوال پوچھیں کہ جہاں پر ڈیپارٹمنٹ کی غلطی ہوتی ہے اور اکثر ہوتی ہے، ہم خود پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں لیکن اپنے سوال کو مہربانی کرکے فلور آف دی ہاؤس پر تبدیل نہ کریں۔ دوسری چیز،ایل آر ایچ پر میں بات کرتا ہوں،اب مجھے دونوں چیزوں کا جواب دینے دیں کیونکہ بڑا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ابھی فلور ان کے پاس ہے،آپ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر صحت: ایک بڑا سنگین الزام لگا، دیکھیں اور سیچویشن کو سمجھیں کہ Covid-19 میں تقریباً ایک مہینہ پہلے پشاور میں بیڈز کی قلت ہو سکتی تھی، جناب سپیکر! اب میرا جواب ابھی سن لیں، سارے ہاسپٹلز

کو اکٹھا کیا، ایبٹ آباد سے، ڈی آئی خان سے، بنوں سے لیکر جو ملاکنڈ ڈویژن کے ہاسپٹلز ہیں، اگر کوئی Out of the box ہم نہ کر سکتے تو اللہ نہ کرے ایسی سیچویشن Already ہو سکتی تھی جو کہ انڈیا میں ہے، پھر کیا ہوا، پورا ایک Coordination mechanism بنایا کیونکہ ایک مہینہ پہلے پشاور میں بیڈز کی قلت تھی، مردان میں قلت تھی، نوشہرہ میں تھی، صوابی میں تھی، ایک Coordinated mechanism بنایا گیا، اس وقت میں ایل آر ایچ کی Covid-19 patients کی Capacity تقریباً دو سو Patients کی تھی اور وہاں پر تقریباً patients 180 تھے، آج ایل آر ایچ میں یہ جو کہہ رہی ہیں، اس واقعے کی طرف آتا ہوں، تقریباً patients 435 ہیں، پورے پاکستان میں کوئی ہاسپٹل نہیں، کوئی ایک ہاسپٹل نہیں ہے، میں Repeat کرتا ہوں کہ جو Patient کا اتنا لوڈ رہا ہے، جتنا لوڈ ایل آر ایچ لے رہا ہے، ان کے پاس صرف پشاور کا لوڈ نہیں، ان کے پاس نئے Patients آتے ہیں، اس میں تقریباً 35 فیصد Out of district بھی ہوتے ہیں، یہ حالات بھی سمجھیں، ہم نے کیا کیا؟ ہم نے کے ٹی ایچ، ایل آر ایچ اور ایچ ایم سی کی Coordination بنائی، ایچ ایم سی چونکہ شہر کی دوسری سائیڈ پر ہے، وہاں پر Covid-19 کے Patients بھی جاتے ہیں، Non-covid کے Patients بھی جاتے ہیں، کے ٹی ایچ کی Oxygenated beds کی Capacity وہ 106 beds کی تھی، ان کی آپس میں تقریباً میٹنگز کرا کر ایل آر ایچ سے Non emergency patients وہ کے ٹی ایچ کی طرف Divert کئے، ماشاء اللہ پچھلے دو تین ہفتوں میں کوئی شور نہیں آیا۔ یہ جو خاتون کا واقعہ ہوا، خاتون لیٹ پہنچی، اگر کوئی کوتاہی ہاسپٹل کی طرف سے ہوتی یا اگر ثابت ہوئی تو Action لیں گے لیکن افسوس سے کہ آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، اس میں ہر قسم کی بات ہوتی ہے، چار بار یہ Confirm کیا کہ Facts کیا ہیں؟ خاتون لیٹ پہنچی اور وہ Labour ward نہ جا سکی، یہ بیچ میں بیان آگیا کہ Labour ward بند ہے، ان patients 435 کے باوجود وہاں پر ہر روز چالیس پچاس Deliveries ہو رہی ہیں، آپ کو آج یہ حالات چاہئیں جو یہاں پر ہیں یا آپ کو وہ حالات چاہئیں جو بارڈر کے اس پار ہیں؟ جب ہم سسٹم پر غلط الزام لگاتے ہیں، اپوزیشن کی نیت کا پتہ چلتا ہے، جناب سپیکر! کل ایک اور الزام لگا اور وہ بھی نوشہرہ میں جو ہاسپٹل ہے وہ Covid کے Patients سے پیسے Charge کر رہے ہیں بلکہ وہ اپوزیشن کے وہ سیاستدان جو لندن میں بیٹھے ہیں، اسحاق ڈار صاحب نے بھی اس پر ٹویٹ کیا کہ یہ دیکھیں کتنا برا انظام ہے، ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ پہلے جو خط تھا وہ آدھا دیا گیا تھا اور وہ ایک Proposal تھی، صحت کارڈ پروگرام کو جو کسی اور حکومت نے نہیں بنائی،

صحت کارڈ پروگرام چونکہ ہم چاہتے تھے کہ Covid کے Patients صرف سرکاری ہاسپٹلز میں نہیں، پرائیویٹ ہاسپٹلز میں بھی ان کا فری علاج ہو، آج میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ چھ ہاسپٹلز Already paneled ہیں جن میں صوبے کے بہترین پرائیویٹ ہاسپٹلز شامل ہیں جہاں پر Covid کی Treatment غریبوں کے لئے مفت ہوتی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

(شور)

<u>Ms. Nighat Yasmin Orakzai:</u> Ji, point of order.

(شور)

<u>Ms. Humaira Khatoon:</u> Sir, point of order.

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ لوگوں کو کیا ہو گیا؟

(شور)

<u>Mr. Speaker</u>: Is there some uncertainty? Minister was responding in detail and that is his right to respond.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر! میں نے اس میں جو سوال پوچھا تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے تو ان کی بات ختم ہو جائے، ابھی آپ بات کر لیں، بہن، اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> نہیں، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>وزیر صحت:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جس کے پاس فلور ہے اس کو بات کرنے دیں، مطلب وہ Concerned Minister ہیں، وہ آپ کے کوسچن کا اپنا جواب دے رہے ہیں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہ رہی ہوں کہ میں اپنے کوسچن کو پوری طرح سمجھ رہی ہوں، مجھے پتہ ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ چھ مہینے پہلے میں نے دوسری لہر کے بارے میں جو سوال کیا تھا، اس کا جواب مجھے تیسری لہر میں آ رہا ہے، کم از کم منسٹر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اس لحاظ سے Defend نہ کریں، کم از کم ان کا ڈیپارٹمنٹ Exact figure تو دے نا۔ اب یہ تو کوئی بات نہیں، آپ دوسری لہر کا جواب تیسری لہر میں دے رہے ہیں، آج اگر میں تیسری لہر کا سوال Put کروں اور خدانخواستہ کل چوتھی لہر شروع ہو گئی تو پھر منسٹر صاحب کہیں گے کہ

آپ نے تو تیسری لہر کا پوچھا تھا، کم از کم ایسی غلط چیز پر اپنے محکمے کو Defend نہ کریں، اس کو آپ کمیٹی میں بھجوائیں اور اتنا بڑا Contradiction ہے، 768 اموات اور 3100 اموات، یہ تو ان کے محکمے کو خود چاہیئے کہ ان کو اپنا Data upload کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً دن اور گھنٹوں کے حساب سے Organize کرنا چاہیئے، لہذا میں یہ نہیں سمجھتی ہوں کہ میں نے دوسری لہر کا پوچھا تھا، یہ اس وقت مجھے چھ مہینے پہلے کا جواب نہ دیں، یہ تو کوئی مسئلہ نہیں، اگر تیسری لہر میں آپ کے پاس یہاں پر اموات کی شرح 3100 ہے، آپ کے جو انتظامات ہیں، اموات یا کیسز کی رپورٹنگ کے اوپر ہی کرینگے نا، آپ کے پاس جب Exact data آئیگا تو اس کے اوپر آپ کا، یہ تو میں کہہ رہی ہوں کہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ اپنا کوئسچن تو پڑھیں، کوئسچن میں آپ نے دوسری لہر کے بارے میں پوچھا ہے، دیکھیں نا، وہ دوسری لہر کا ہی جواب دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دوسری لہر کے دوران کل اموات 768 ہوئی ہیں، اب تیسری کا آپ نے پوچھا ہی نہیں کہ وہ جواب دیں، تیسری کا جواب ڈیلی اخبارات میں ٹی وی پر آ رہا ہے کہ روزانہ جو صورتحال ہے، Day-to-day change آ رہی ہے، آج اموات کچھ ہیں کل اموات کچھ اور ہیں، یہ تو Current issue ہے، روزانہ ہر بندہ Update ہوتا جا رہا ہے، میرے خیال میں آپ کا جس حد تک سوال تھا اس حد تک آپ کو جواب مل گیا ہے، آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہ چاہ رہی ہوں کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھجوائیں، اس وقت جو Exact صورتحال ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میڈم کمیٹی میں بھیجنا چاہتی ہیں؟ Do you agree?

جناب وزیر صحت: سر، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کمیٹی میں کیا بھیجیں گے؟ ان کو آج تک جو اموات چاہئیں، میں ان کو اتنی ڈیٹیل سے رپورٹ دیتا ہوں، اموات ڈسٹرکٹ وائز 3134 ہیں، Breakdown یہاں پر تو نہیں لیکن جیسے آپ نے کہا کہ جو سوال کریں، چلے بتا دیتے ہیں، سوال کرنے کا صحیح طریقہ تھا کیونکہ Experienced MPAs کو پتہ ہے کہ سوال کے جواب میں دو تین مہینے لگتے ہیں، یہ تو کہہ دیتے کہ آج تک کتنی اموات ہوئی ہیں؟ یا آج تک جب Specifically پوچھیں گی کہ دوسری لہر میں کیا ہوا؟ اب یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کو کیسے Criticize کروں، یہ بڑا غلط رویہ ہے۔

جناب سپیکر: میڈم، ٹھیک ہے، ویسے یہ کوئسچن آپ نے 3 مارچ کو دیا تھا، اس میں آپ کو یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ اب تک کتنی اموات ہوئیں؟ وہ آج تک آ جاتا، آپ نے سیکنڈ لہر کا پوچھا تھا اور اس وقت تیسری لہر بھی شروع ہو گئی تھی، .Anyhow, thank you سراج الدین صاحب، کوئسچن نمبر 10563۔

* 10563 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں مختلف سمال ڈیمز کے ساتھ سیاحتی مقامات بنانے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ بھر کے کن کن مقامات پر سمال ڈیمز کے ساتھ سیاحتی مقامات کی تعمیر حکومت کے زیر غور ہیں؛

(ii) مذکورہ مقامات کا انتخاب کس طریقہ کار کے تحت کیا گیا ہے، اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) صوبہ بھر میں سمال ڈیمز کے ساتھ مجوزہ سیاحتی مقامات پر کس قسم کی سہولیات فراہم کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) صوبے بھر میں مندرجہ ذیل پانچ ایریگیشن سمال ڈیمز پر سیاحتی مقامات کی سہولیات کی تعمیر زیر غور ہے جن میں تانڈا ڈیم کوہاٹ، جلوزئی ڈیم نوشہرہ، جھنگڑا ڈیم ایبٹ آباد، کندل ڈیم صوابی اور چھتری ڈیم ہری پور شامل ہیں۔

(ii) مذکورہ مقامات کے انتخاب کے لئے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ کی گئی ہے جس کے پہلے مرحلے میں دس مختلف مقامات کا انتخاب کیا گیا جن میں مندرجہ بالا پانچ ڈیمز کو منتخب کیا گیا جبکہ باقی ماندہ ڈیمز پر فیز ٹو میں کام کا آغاز کیا جائے گا، اس مقصد کے لئے ADP scheme No 2057-1900090 میں 167 ملین رقم مختص کی گئی ہے، اس وقت ان ڈیمز کے سائٹس پر سیکشن فور کے تحت اراضی کے حصول کا عمل جاری ہے۔

(iii) ان سمال ڈیمز پر سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے واٹر سپلائی اور نکاسی آب کا نظام، ریسٹورنٹس، واکنگ ٹریکس، باربی کیو سائٹس، بچوں کے کھیلنے کی جگہ، ریسٹ ایریاز، مرد و خواتین اور خصوصی افراد کے لئے بیت الخلاء، پارکنگ، ٹک شاپس اور واٹر سپورٹس کی سہولیات فراہم کی جائینگی۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ صوبے کے پانچ مقامات پر واقع سمال ڈیمز کے ساتھ ساتھ سیاحتی پوائنٹس بنانے کا انتخاب کیا گیا ہے، اس مقصد کے لئے۔۔۔۔۔

Mr.Speaker: Supplementary, please.

جناب سراج الدین: اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح بتایا گیا ہے کہ اس پراجیکٹ کے لئے اے ڈی پی میں رقم مختص کی گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ منصوبہ لگ بھگ ایک سال پرانا ہے اور اس کی اراضی کے حصول کے لئے سیکشن فور لگایا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ سیکشن فور کب تک لگا رہے گا اور اس کا کوئی Time frame منسٹر صاحب دے سکتے ہیں؟ رواں مالی سال کے اختتام میں صرف دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اور اے ڈی پی میں مختص رقم بھی Lapse ہونے کا امکان ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, Akbar Ayub Khan Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون وبلدیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اچھا ہوا کہ سراج صاحب نے یہ سوال اٹھایا کیونکہ ان میں سے ایک ڈیم میرے گاؤں ریحانہ میں ہے، یہ ڈیمز ہم نے اس لئے کئے کہ لوکل شہر کے لئے بھی ضروری تو نہیں، ہر کسی کو کمراٹ جانا ہے یا کلام جانا ہے، لوکل لوگوں کے پاس بھی Outing کے لئے جگہ ہونی چاہیئے، جناب سپیکر! اس میں پراسیس تیزی سے جاری ہے۔

جناب سپیکر: ایک تو ایبٹ آباد کے لئے بھی مہربانی کر دیں۔

وزیر قانون وبلدیات: سر، میرا خیال ہے کہ ایبٹ آباد شامل ہے لیکن پہلے پانچ میں Locally میرا گاؤں بھی آگیا ہے، آپ نے تو میرا گاؤں دیکھا بھی ہے کہ کتنا خوبصورت مقام ہے، جناب سپیکر! کچھ ایشوز ٹورازم اور اریگیشن ڈیپارٹمنٹس کے درمیان ہیں، ان کو ان شاءاللہ ہم بہت جلد بیٹھ کر ان کو Resolve کرائیں گے، ان شاءاللہ یہ سکیمز On time مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ۔ جی سراج خان صاحب۔

جناب سراج الدین: سر، ٹھیک ہے، اگر وقت سے پہلے یہ ہوتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ضمنی سوال کا ٹائم ختم ہو گیا، ان کا کوئسچن ختم ہو گیا، اس سے پہلے آپ ضمنی کر سکتے تھے، موؤر خود ہی مطمئن ہو گیا۔ سوال نمبر 10615، جناب خوشدل خان صاحب، موجود نہیں۔ نعیمہ کشور صاحبہ، کوئسچن نمبر 10734۔

* 10736 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر کھیل، ثقافت و آثار قدیمہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013ء سے 2019ء تک حکومت کتنے نوادرات ملک سے باہر کہاں کہاں پر کس کس پروگرام میں بھیجے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ نوادرات میں سے اب تک کتنے واپس آئے ہیں، نیز حکومت مختلف سائٹس کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) سال 2017 میں پاکستان اور جنوبی کوریا کے درمیان ایگریمنٹ کے تحت تین مہینوں کے لئے جوالائی سے ستمبر تک ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی اینڈ میوزیمز گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا نے پشاور میوزیم سے گندھارا آرٹس کے چالیس نوادرات نمائش کے لئے بھیجے تھے اور یہ نوادرات تین مہینوں کی مدت ختم ہونے کے بعد واپس آئے ہیں اور پشاور عجائب گھر میں موجود ہیں۔

(2) سال 2018 میں پاکستان اور سوئٹزر لینڈ کے درمیان ایگریمنٹ کے تحت ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی اینڈ میوزیمز گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا نے پشاور میوزیم سے ایک Colossal Buddha Statue نمائش کے بھیجا تھا اور نمائش کی مدت دسمبر 2018ء سے لیکر مارچ 2019ء کو ختم ہونے کے بعد واپس لایا گیا ہے اور پشاور عجائب گھر میں موجود ہے۔

(ب) مذکورہ تمام نوادرات محفوظ طریقے سے واپس آئے ہیں اور پشاور عجائب گھر میں موجود ہیں، ڈائریکٹوریٹ نے سائٹس کو محفوظ بنانے کے لئے کئی پراجیکٹ شروع کئے ہیں، مختلف سائٹس کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ آثار قدیمہ نے نو (9) پراجیکٹس شروع کئے ہیں اور ان پراجیکٹس میں صوبہ بھر کے بہت سے آرکیالوجیکل سائٹس کو محفوظ بنانے کا کام شروع کیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) Repair and Rehabilitation of Muhabat Khan Mosque, Peshawar.
(2) Promotion, Preservation & Development of Kalash Culture.
(3) Conservation & Development of World Heritage Sites of Khyber Pakhtunkhwa.
(4) Preservation/Conservation and Improvement of 91 Devolved Archaeological Sites in Khyber Pakhtunkhwa.

(5) Exploration, Excavation & Publications of Archaeological Sites and Promotion of Archaeological Activities in Khyber Pakhtunkhwa.
(6) F/S & Land Acquisition of National Heritage Sites in Khyber Pakhtunkhwa.
(7) Documentation of British Period Heritage in Khyber Pakhtunkhwa.
(8) Development / Conservation of Key Archaeological Sites / Monuments of Khyber Pakhtunkhwa.

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 10777، ثوبیہ شاہد تو نہیں آئیں نا، یہ اچھی بات ہے۔ بلاول آفریدی صاحب، سوال نمبر 10954، موجود نہیں۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

10242 جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ، ایچ ایم سی، ایوب ٹیچنگ ہسپتال، سیدو ٹیچنگ ہسپتال اور خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال میں کتنے جنرل سرجری اور سپیشلائزڈ سرجریز کے یونٹس ہیں؛

(ب) گزشتہ ایک سال کے دوران ان یونٹس میں کتنی سرجریز ہوئی ہیں، یونٹ وائز اور ہسپتال وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں کس قسم کی بیماریوں کی سرجری ہوئی ہے، بیماریوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ، ایچ ایم سی، ایوب ٹیچنگ ہسپتال، سیدو ٹیچنگ ہسپتال اور خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال میں جتنے جنرل سرجری اور سپیشلائزڈ سرجری یونٹس ہیں، ان کی تفصیل ہسپتال وائز منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

(ب) گزشتہ ایک سال کے دوران ان یونٹس میں جتنی سرجریز ہوئی ہیں، یونٹ وائز اور ہسپتال وائز تفصیل منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں جس قسم کی بیماریوں کی سرجری ہوئی ہیں، بیماریوں کی تفصیل ہسپتال وائز منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

10244 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے ڈی پی سکیم نمبر 1061 کوڈ نمبر 190603 Innovation fund for Entrepreneurs, Youth and Women کب منظور ہوئی؛

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ سکیم کی تفصیل / پیش رفت سے آگاہ کیا جائے اور مدت تکمیل کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ذ) اس مد میں کن اضلاع کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا ہے، تمام اضلاع کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) اے ڈی پی سکیم نمبر 1061 کوڈ نمبر 190603 Innovation fund for Entrepreneurs, Youth and Women جو کہ 2020-21 اے ڈی پی میں سیریل نمبر 1984 پر ہے، یہ سکیم ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(ج) مذکورہ سکیم ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہے، اس سکیم کا PC-I ابھی تک PDWP میں پیش نہیں کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں 1077.364 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ذ) مذکورہ سکیم کوڈ نمبر 190603 ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہے، اس لئے کسی بھی ضلع کو فنڈ جاری نہیں کیا گیا۔

10615 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور دیگر سماجی ترقی کا عمل شروع کرنے کے لئے ابتدائی مرحلے میں 27 ارب 8 کروڑ 80 لاکھ روپے کی منظوری دے دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ کثیر رقم صوبائی یا وفاقی بجٹ کا حصہ ہے، اس کی منظوری کونسے مجاز فورم سے لی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اس کثیر رقم کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے اور ہر قبائلی ضلع کو کتنی کتنی رقم ملے گی، نیز مذکورہ رقم سے حکومت کو کونسے منصوبے شروع کرے گی، ان منصوبوں کی پی سی ون بنایا گیا ہے، ان منصوبوں میں اے ٹائپ ہسپتال شامل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع کے متاثرین کے لئے 27ارب 8کروڑ 80لاکھ بحالی کا پیکیج منظور نہیں کیا، البتہ ضرب عضب آپریشن سے متاثرہ علاقوں کے لئے ابتدائی 80ارب کا بحالی اور آبادکاری کے لئے جامع منصوبہ منظور کیا گیا جو بعد میں 95ارب کر دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(i) یہ رقم وفاقی حکومت پی ایس ڈی پی کے ذریعے گزشتہ 5 سالوں سے مہیا کر رہی ہے، اس کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ii) بحالی وآبادی کا عمل اور پی سی ون باقاعدہ گزشتہ ایف ڈی ڈبلیو پی اور انضمام کے بعد پی ڈی ایم اے کے خصوصی فورم ڈی آر سی سے منظور کر کے پاک فوج کے ذریعے مکمل کی جارہی ہے، مذکورہ منصوبوں میں کوئی اے ٹائپ ہسپتال بحالی اور تعمیر نو شامل نہیں ہے، کل 95ارب روپے مہیا کئے گئے ہیں جن میں 90 ارب خرچ کئے جاچکے ہیں جبکہ 5ارب روپے امسال خرچ کئے جائینگے۔

10954 _جناب بلاول آفریدی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2018-19ء اور 2019-20ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی اور اے آئی پی (Accelerated Implementation program) کے تحت محکمہ ہذا کیلئے فنڈز منظور ہو چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ صحت کو ملنے والے فنڈز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے جبکہ ضلع خیبر کی تفصیل الگ بتائے جائے نیز ابھی تک مذکورہ فنڈ میں کتنا فنڈ کونسی مد میں استعمال ہو چکا ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اے ڈی پی 2018-19ء میں ٹوٹل 114 سکیمز ڈالی گئی تھیں جس کیلئے 1632 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا جس میں 10 سکیمز ڈسٹرکٹ خیبر کیلئے مختص کی گئی تھیں جس کیلئے 161.193 ملین مختص تھے جس میں 175.929 ملین ریلیز ہوئے تھے جس میں سے 14.736 اضافی فنڈ ڈسٹرکٹ خیبر کیلئے ڈالا گیا تھا جو

کہ سٹاف کی تنخواہ اور سول ورک کیلئے تھا جس میں 175.929 ملین خرچ ہوا، ٹوٹل فنڈ بشمول ڈسٹرکٹ خیبر کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

اے ڈی پی 20-2019ء میں ٹوٹل 76 سکیمز ڈالی گئی تھیں جس کیلئے 1758.493 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا جس میں 7 سکیمز ڈسٹرکٹ خیبر کیلئے مختص تھیں، 1758.493 ملین ٹوٹل فنڈ میں خیبر ڈسٹرکٹ کیلئے 123.812 ملین مختص تھے جس میں 83.377 ملین ریلیز ہوئے تھے جس میں 83.377 ملین روپے خرچ ہوئے تھے، ٹوٹل فنڈ بشمول ڈسٹرکٹ خیبر کی بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

اے آئی پی 20-2019ء میں ٹوٹل 28 سکیمز ڈالی گئی تھیں جس کیلئے 10009.0 ملین فنڈ مختص کئے گئے تھے جس میں تمام نئے ضم شدہ اضلاع ایک ساتھ شامل کئے گئے ہیں جس میں کل 2603.417 ملین خرچ ہوئے تھے، بشمول 261.68 ملین ڈسٹرکٹ خیبر میں خرچ ہوئے، یہ تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

10777 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کیا وزیر کھیل وثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013ء سے اب تک قیوم سپورٹس کمپلیکس میں کتنے ملازمین کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں؛

(ب) مذکورہ کوارٹروں کے بجلی اور گیس کنکشنز کی ادائیگی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)</u>: قیوم اسٹیڈیم میں 3 مین کوارٹرز دستیاب ہیں جن میں امجد اللہ، آفتاب گل اور عبدالستار رہائش پذیر ہیں، تاہم لالا ایوب ہاکی سٹیڈیم کی سیڑیوں کے نیچے ایک کمرہ پر مشتمل عارضی رہائش کا انتظام موجود ہے جہاں پر عملے کے مندرجہ ذیل ارکان رہائش پذیر ہیں۔

(i) نعمت اللہ (ii) دیوان چند (iii) یاسر اسلام (iv) سکندر جاوید (v) امجد اقبال

(vi) عبدالقدیر۔

رہائش گاہ کے یوٹیلٹی بلز ملازمین خود ادا کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Leave applications.

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون وبلدیات)</u>: جناب سپیکر! ایک بات کرنی ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

<u>وزیر قانون وبلدیات</u>: جی کچھ کہنا چاہتا ہوں-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب!

وزیر قانون وبلدیات: جی میرے خیال میں محمود احمد خان اور میرے بڑے بھائی لائق محمد خان نے بھی کچھ انرجی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے باتیں کیں، ایک ہمارے ایڈوائزر تھے، آنریبل پرسن ہمارے صوبے کے پروفیشنل پرسن ان کے بارے میں بات کی، میں نے اس دن Commitment کی تھی کہ ہم آپ کو بتائیں گے کہ انرجی ڈیپارٹمنٹ نے اس ڈھائی سال میں کیا کیا ہے؟ جناب سپیکر! یہ ایک Booklet ہے، میں آپ کی اجازت سے، وہ ان کے پاس پڑی ہے، جتنی بھی ہے وہ ممبران میں ذرا بانٹ دیں تاکہ ان کو پتہ چل جائے کہ What is the government doing on the energy side، پھر اس پر کسی دن اس کے اوپر ہم بحث بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی سٹاف ممبر لے کر تقسیم کر دے اور ایک کاپی مجھے بھی دے دیں۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! اس کے پاس موجود ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب انور زیب خان، آج کے لئے، محب اللہ خان صاحب، آج کے لئے، سردار خان صاحب، For two days, 26 and 27، عبدالسلام خان، For today، امجد اقبال صاحب، For today، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، For today، خلیق الرحمان صاحب، For today، محترمہ مدیحہ صاحبہ، For today، آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، For today، سردار محمد یوسف صاحب، For today، فیصل امین گنڈاپور صاحب، For today، جناب عصاالدین صاحب، For today، نعیم خان تنولی صاحب، For today، آسیہ اسد صاحبہ، For today، سردار رنجیت سنگھ صاحب، For today، انور حیات خان صاحب، For today، سید فخر جہان صاحب، For today، عزیزاللہ خان صاحب، For today۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ترمیمی مسودہ قانون پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021ء کا زیر غور لایا جانا

Mr.Speaker: Item No. 7: Minister for Local Government, to please move that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Ji, Babak Sahib.

بابک صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ پوائنٹ نمبر تین، چار، پانچ اور چھ Skip کر کے حکومتی ایجنڈے میں اگر حکومت کی دلچسپی ہو سکتی ہے تو جناب سپیکر کی دلچسپی کیوں ہوتی ہے؟ اب یہ تو روزانہ آپ اس طرح کرتے ہیں، ان کی تعداد زیادہ ہے، ہم مجبوراً خاموش رہتے ہیں، ہم اٹھتے ہیں تو آپ ہمیں خاموش کرتے ہیں لیکن کب تک ہم خاموش رہیں گے جناب سپیکر، یہ کیوں یہ بیچ میں آپ روزانہ Skip کرتے ہیں اور جاکر حکومتی ایجنڈے میں پہنچ جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں جواب دیتا ہوں، بابک صاحب! صرف اس لئے کہ یہ ایک شارٹ سا کام ہوتا ہے، یہ لیجسلیشن چونکہ اسمبلی کا بنیادی کام ہے، اس کے بعد ہم قرار دادیں اور پوائنٹس آف آرڈر تھوک کے حساب سے دے دیتے ہیں تاکہ لگے رہیں، آپ لوگ جتنی بھی قرار دادیں کوئی لاتے ہیں ورنہ پھر ہمیں ایجنڈے کے مطابق ہی چلنا پڑے گا، بیچ میں پھر کسی کا کال اٹینشن یا۔۔۔

جناب سردار حسین: پھر اس کے لئے اس ہاؤس سے اجازت لے لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ ایک منٹ کا کام ہے۔

جناب سردار حسین: اگر آپ آگے پیچھے کرتے ہیں تو بہترین پارلیمانی نظام چلانے کے لئے اس ہاؤس سے اجازت لے لیں، مجھے تو دیکھیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اجازت لے لیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: پھر ہمیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس یہ اجازت دیتا ہے کہ ائٹم نمبر 7 ہم پہلے لے لیں، Yes or No?۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: یہ چیز تو پھر Debatable ہے، ہاؤس ہے، ہم ڈیبیٹ کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: او بس کر دیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ جانبدارانہ رویہ نہیں ہونا چاہیئے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آج Yes کر دیں نا۔

جناب سردار حسین: آپ حکومتی کام ختم کر دیں گے تو پھر یہ سارے چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کوئی نہیں جائے گا، یہ شارٹ سا ہے، تھوڑا سا، اتنا نہیں ہے، یہ ایک تو بل ہے،

The Minister for Local Government, to please move that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government): Ji, honourable Speaker, I beg to move that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill.

پھر نگہت آ گئی میدان میں،

First Amendment in Clause 2 of the Bill: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba!

Ms.Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that in clause 2, in the proposed paragraph (y-i), after the words and comma “land sharing formula,“ the words “for successful execution of public projects,” may be inserted.

سر! اس کا مطلب بھی بتادوں، اس کا تھوڑا سا Background بتادوں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس کا Background یہ ہے کہ ہم سے یہ Crux جو ہے، اس کا یہ ہے کہ اس میں ہم یہ اجازت لینا چاہ رہے ہیں کہ یہ ایک Land sharing کا بل ہے جس میں یہ اتھارٹی کے لئے Powers لینا چاہ رہے ہیں اور Power جو ہے وہ Public interest کے لئے لینا چاہ رہے ہیں، ایسا ہی ہے کہ جب Public interest کے لئے آپ ہم سے Powers لینا چاہ رہی ہیں تو Public interest کے لئے یہ بل جو ہے، رولز اور Application میں آپ نے Public interest نہیں لکھا

ہوا، جبکہ آپ نے Conclusion میں وہ لکھا ہوا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ یہ رولز میں آئے تاکہ کل کو یہ بل Misuse نہ ہو سکے کیونکہ جب Application میں آئے گا، اس کے رولز میں آئے گا کہ یہ Public interest کا بل ہے تو پھر اس کے بعد یہ Misuse نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! ماشاءاللہ نگہت بی بی خوشدل خان سے بھی بڑی وکیل ہیں لیکن میں تو وکیل نہیں ہوں۔ جناب سپیکر! یہ Legal language vet کر کے لاء ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہوا ہے، اس کو اسی طرح پاس کرنا چاہیئے، Vetted ہے۔ جناب سپیکر! اپنے آپ سے بیچ میں چیزیں Add کرنا، مقصد اس بل کا یہ ہے کہ یہاں پر ہاؤسنگ کالونیاں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس کا۔

وزیر قانون وبلدیات: میڈم! مجھے تو بات کرنے دیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو دوبارہ موقع دے رہاں ہوں نا، وہ کریں نا، ایک منٹ منسٹر صاحب کو سن لیں۔

وزیر قانون وبلدیات: میں جواب دے دوں تو پھر آپ کر لیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Be patient.

وزیر قانون وبلدیات: میڈم، مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا برداشت تو کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، آپ کا تھوڑی دیر کیلئے ابھی آپ کا مائیک ہم کر رہے ہیں، وہ Mechanism بھی بنا رہے ہیں۔

وزیر قانون وبلدیات: ان شاءاللہ وہ بنا دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ تو منسٹر صاحب نے خود کہا تھا کہ وہ Mechanism بنائیں گے اور اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! یہ چار لائنز کی امنڈمنٹ ہے، Simply لوگوں کو Facilitate کرنے کے لئے جو بعد میں اگر کوئی ہاؤسنگ کالونیز وغیرہ اتھارٹیز بناتی ہیں تو ہزاروں کی تعداد میں Litigations ہوتی ہیں، یہ Land sharing فرض کریں کہ چار کنال کا ہم لیتے ہیں، اس کے بدلے میں ان کو ایک کنال کا پلاٹ دیتے ہیں، ان کو ساتھ Facilities دیتے ہیں، یہ اس چیز کے لئے ہے، ایک

Legal language clear cut آئی ہوئی ہے، باقی اتھارٹی ہے، اپنے رولز میں جو Changes کرنا چاہے تو ان حالات کے مطابق وہ کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کر سکتی ہے۔ جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہاں سے یہ بل ہم لوگوں سے پاس کروالیتے ہیں، بد قسمتی سے اپوزیشن کو اتنا سکڑ کر اس اسمبلی میں بھیجا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر غلط ہے تو آپ پاس نہ کریں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! پہلے میری بات سن لیں، میں ہمیشہ جو بھی امنڈمنٹس لے کر آتی ہوں، اس میں یہی کام ہوتا ہے، یعنی جو Immunity آپ لوگوں نے دی ہے، چونکہ وہ مجھے پتہ ہے کہ وہ کس خاتون کے لئے دی گئی ہے اور کس کو کہاں سے لیکر آگیا ہے، کس کی وجہ سے لیکر آگیا ہے؟ ساری باتوں کا ہمیں پتہ ہوتا ہے لیکن ہم لوگ یہاں پر حیاء کرتے ہیں، ہم لوگ ایسی باتیں نہیں کرتے جس سے تلخی پیدا ہو لیکن یہاں پر انہوں نے جو CRAC ہے، CRAC میں مجھے Conclusion ہے، Conclusion میں انہوں نے، سب سے نیچے دیکھیں، یہ CRAC ہے، آپ مجھے بتائیں کہ C میں بھی نہیں ہے، R میں بھی نہیں ہے، A میں بھی نہیں ہے تو نیچے پھر آکر Conclusion میں ہے، اوپر انہوں نے اس میں کیوں نہیں ڈالا ہوا؟ رولز میں کیوں نہیں ڈالا ہوا تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ Public interest کے لئے ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس پر ووٹنگ کراؤں گی کیونکہ یہ ہیرا پھیری کے لئے بل لاتے ہیں، ہیرا پھیری والے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو پھر کوئی ماما، چاچا جو بھی اتھارٹی میں ہو گا وہ اپنے مامے، چاچے کو لینڈ دے دے گا۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! یہ تو رولز نہیں ہیں، بل ہے اور اس کے بعد جب اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ رولز بنائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نیچے جب انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ Public interest تو اس کو پھر رولز میں کیوں نہیں لے کر آتے ہیں؟ میں اس پر ووٹنگ کراؤنگی۔

جناب سپیکر: نیچے آگئے نا، بات ایک ہی ہے، جہاں لیگل ٹیم نے مناسب سمجھا تو وہاں پر اس نے لکھ دیا لیکن جب رولز بنیں گے، رولز کچھ اور چیز ہوتی ہیں۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! The same language, the same Billاسی ہاؤس نے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے پاس کیا ہوا ہے، یہ ہمیں وہاں سے ہی مل گیا، یہ ابھی آگے ہماری باقی جو 'Different authorities ہیں، اس کا بورڈ بنا ہے، اس میں یہ لاؤں گا، ہم چاہتے ہیں جناب سپیکر! آپ کی ریکویسٹ تھی، ایبٹ آباد بائی پاس کے اوپر کالونی بننی چاہیئے تو اسی طریقے سے بن سکتی ہے، جناب سپیکر! I don't know کہ یہ کیوں ایسے ہی Create کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی! واپس یا ووٹنگ؟

وزیر قانون وبلدیات: میڈم، میری ریکویسٹ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میرے ساتھ اگر کوئی کھڑا ہوتا ہے یا نہیں لیکن میں اس پر ووٹنگ کراؤنگی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کوئی کھڑا ہو یا نہ ہو، لیکن Immunity بھی آپ لوگوں نے دی کہ جو کرپشن کی انتہا ہے، اب اس بل پر بھی آپ اپنے لئے ہیرا پھیری میں اپنے لئے استعمال کر رہے ہو۔

جناب سپیکر: جی، اس پر ووٹنگ کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion is defeated.

جی ٹھیک ہے، No زیادہ ہو گیا، کاؤنٹ کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے نا، کاؤنٹ تو نہیں کرنا، Amendment is dropped.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! مائیک کھولیں نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی کا مائیک کھولیں، ان کا مائیک کھلا ہی رہنے دیا کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میرا مائیک نہ کھولو، میں صحیح بات کرتی ہوں، سب سے پہلے تو میں نے امنڈمنٹ پیش کر دی ہے، اب اسی جگہ پر میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ Child Marriage Protection Bill اور اس کے علاوہ آپ کو میں نے بی آر ٹی کا کہا تھا، کیا آپ نے وہ بات کیبنٹ میں کی ہے؟ اس کی مجھے یہاں پر ایشورنس دیں نا۔

وزیر قانون وبلدیات: میڈم، جب سے میں نے آپ کو ایشورنس دی ہے، اس کے بعد کیبنٹ میٹنگ نہیں ہوئی، نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ میں اور آج میڈم، میں نے منسٹر ہشام خان سے بات کی، He is working on it، ان شاء اللہ بہت جلد وہ ساری چیزیں کلیئر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب! میں نے آپ سے ایمبولینس کے بارے میں کہا تھا کہ اس کو بی آر ٹی پر اجازت دی جائے کیونکہ بعض جگہوں پر رش بن جاتا ہے، ٹریفک میں لوگ مر جاتے ہیں، میں نے بی آر ٹی کے بارے میں آپ کو کہا تھا تو آپ نے کہا کہ میں سی ایم سے بات کر کے اس کے لئے میں نے آپ کو اس کا نقشہ بھی بھیجا ہے۔

وزیر قانون وبلدیات: کس کا، اس میں کیا کرنا تھا، آپ بتائیں؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی! اس کیس کا اس سے کیا تعلق ہے؟

وزیر قانون وبلدیات: میڈم! بات کریں گے نا۔

Mr.Speaker: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill.

Mr.Inayatullah: Sir! I beg to move that in clause-2, in the proposed paragraph (y-i), for the words “as may be determined by the Authority” the words “as may be determined by the joint agreement between the Authority and land owners” may be substituted.

جناب سپیکر صاحب! میں تو سب سے پہلے یہ چاہ رہا تھا کہ یہ پوری Clause delete ہو جائے لیکن ایک ہی Clause کے اندر امنڈمنٹ تھی اور وہ Legally possible نہیں تھی تو پھر میں نے یہ دوسری امنڈمنٹ Frame کر کے ان الفاظ کو Change کرنے کی ریکویسٹ کی ہے، Basically یہ جو امنڈمنٹس لا رہے ہیں، یہ وہی Land sharing formula کے ذریعے سے ہاؤسنگ سکیمز Launch کرنا چاہتے ہیں جو ڈی ایچ اے اور بحریہ کے Experiences ہیں، بڑے بڑے لوگوں کی زمینیں لے لیتے ہیں، لوگوں کو پھر پلاٹس وغیرہ نہیں دیتے ہیں، Developed plots نہیں دیتے ہیں، اس طرح کیسز چلتے رہتے ہیں، لوگوں کی Exploitation ہوتی ہے، زمینیں جو لوگوں کے قبضے میں ہوتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام اگر حکومت بھی شروع کرتی ہے، ظاہر ہے کہ ڈی ایچ اے اور بحریہ کے بارے میں تو بات نہیں ہو سکتی، وہ تو بڑے ادارے ہیں لیکن حکومت بھی یہ کام شروع کرے تو لوگ کدھر جائیں گے؟ سر! میں تو پہلے اس میں یہ چاہونگا کہ سرے سے یہ امنڈمنٹ ہی Move نہ کریں، اس کو ڈراپ کریں لیکن اگر آپ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو عام لوگوں کے لئے ایک Safety net کے طور پر

یہ الفاظ Add کریں کہ As may be determined by the joint agreement between the Authority and land owners، یعنی کم از کم Land owners کو یہ Protection دیں کہ آپ Acquisition کریں، آپ Unilateral acquisition نہ کریں، آپ کسی جگہ سے جو Land owners ہیں، ان کے ساتھ جا کر کوئی ایگریمنٹ کے ذریعے سے Acquisition کریں، اس کے نتیجے میں ان کے کچھ نہ کچھ حقوق ہیں وہ Protect ہو جائیں گے لیکن اگر آپ Acquisition unilaterally کرتے ہیں، آپ جا کر کسی جگہ کے اندر آپ کو پتہ لگے، آپ اس کو Declare کرتے ہیں کہ یہ جو زمین ہے یہ ہاؤسنگ کے لئے میں Declare کرتا ہوں، اس کی Acquisition کرتے ہیں اور جو Local owners ہیں، Land owners ہیں، ان کے Rights کا آپ خیال نہیں رکھتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت بھی اگر یہ کام شروع کرے گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> یہ حکومت بھی پراپرٹی مافیا بنے گی، لینڈ مافیا ہی بنے گی اور کیا بنے گی؟

<u>وزیر قانون و بلدیات:</u> جی شکریہ، جناب سپیکر۔ عنایت بھائی بھی اس وزارت پر پہلے رہ چکے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان پانچ سالوں میں ایک کالونی بھی نہیں بنی، تو ایک اچھی Intention کے ساتھ یہ بل لایا ہے کیونکہ آج کا وہ دور نہیں کہ لوگوں سے زبردستی سے Acquire کی جائے پھر کیسز لڑے جائیں، دس سال کے بعد Billions of rupees کے Claims حکومت کے اوپر آجائیں، یہ بل لایا گیا تاکہ لوگوں کی رضامندی کے ساتھ اور جو عنایت بھائی کہہ رہے ہیں، میں اس سے رضامند ہوں، But I don't want to change the language of the Act، یہ جو چیزیں کہیں گے، ہم اس کو رولز میں شامل کر لیں گے۔ جناب سپیکر! یہ جوائنٹ ایگریمنٹ کے بغیر تو ہو ہی نہیں سکتا، یہ Basically ہم نے پشاور ماڈل ٹاؤن کا نام دیا تھا، ہم سب نے بورڈ سے مشاورت کے ساتھ اس کا نام گندھارا سٹی رکھا ہے تو وہ تقریباً ایک لاکھ چھ ہزار کنال پر مشتمل ہے، May be two lac تک چلی جائے، میں نے تو اس میں Propose کیا ہوا ہے، یہ اسمبلی بھی اور ہم ان شاء اللہ Eventually اٹھا کر ایک نیا پشاور بنانے کے لئے جا رہے ہیں، اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے، مزید چارسدہ انٹرچینج پر بھی ہم کوئی پلان کر رہے ہیں، پھر Phase VIII of Hayatabad بھی پلان کر رہے ہیں، I will request to Inayat Bhai کہ یہ واپس لے لیں، رولز میں جو کہیں گے، میں ان کے مشورے کے ساتھ ڈالوں گا، بالکل ایگریمنٹ کے

ساتھ ہونا چاہیئے لیکن یہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے Vet کرکے بھیجا ہوا ہے، اس میں Changes نہ کریں، میں عنایت بھائی سے ریکویسٹ کرونگا۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، جناب سپیکر صاحب! ایک تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے دور وزارت میں کوئی نئی کالونی نہیں بنی لیکن جو Already existing Regi Lalma تھا، اس کے اندر کالونی شروع ہوئی، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا جاب نہیں کہ وہ نئی ہاؤسنگ سکیم بنائے، یہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہی نہیں ہے، آپ کا بنیادی کام میونسپل سروسز فراہم کرنا ہے، Public amenities فراہم کرنی ہیں، آپ کا کام بنیادی طور پر ہاؤسنگ سکیمز نہیں ہے، اس کے لئے آپ نے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ بنایا ہوا ہے، آپ اس کو Regulate کر سکتے ہیں، اس کے لئے رولز بنا سکتے ہیں، اگر کوئی Private owners بنانا چاہتے ہیں تو اس کو آپ Regulate کرتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کا یہ کام نہیں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں، اس لئے اس کو ہاؤسنگ کرنے دیں۔ جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز میں بھی لائیں گے تو اس کا فائدہ اس لئے نہیں ہوگا کہ آپ نے یہاں ان کو اختیار دے دیا ہے، As may be determined by the Authority، اگر اتھارٹی کسی جگہ یہ محسوس کرے کہ یہاں ہاؤسنگ سکیم بننی چاہیئے تو وہ Land acquire کرے گی اور وہ Unilaterally acquire کرے گی جس طرح Land Acquisition Act کے اندر لوگوں سے نہیں پوچھا جاتا، اس طرح ان سے نہیں پوچھا جائے گا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہاؤسنگ سکیمز کی بھر مار ہو رہی ہے، کیا آپ نے کوئی Ground study کی ہے کہ اس کی ضرورت بھی ہے کہ نہیں ہے؟ آپ نے ایگریکلچر لینڈ کو تباہ کر دیا، آپ وہاں جائیں، یہ مردان اور پوری پشاور ویلی کے اندر دیکھیں تو اس ویلی کو آپ نے لینڈ مافیا کے حوالے کیا ہے، اب اس پورے پراسیس کے اندر حکومت بھی شریک ہونا چاہتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ووٹنگ کریں، میں یہ چاہونگا، اکبر ایوب بھائی کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے یا کمیٹی کے اندر ریفر کریں کہ وہ پی ڈی اے والے ہمیں بریفنگ دیں، ہمیں Convince کریں لیکن خدارا میں سمجھتا ہوں کہ یہ جس طریقے سے Mashroom growth جو Private and government owned housing societies & colonies کی ہو رہی ہے، آٹھ دس سال بعد آپ کے پاس ایگریکلچر لینڈ نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں عنایت بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں پر یہ کالونی بن رہی ہے، وہاں پر There is no agricultural land، یہ جاکر نوشہرہ کو Touch کرتی ہے، آپ کے On the bordering of Nowshera بالکل موٹروے سے Straight seventeen Kilo Meters کا ایکسپریس وے بنے گا جو گندھارا سٹی جائے گا، وہاں جاکر یہ جو ہم نے کیبنٹ میں کمیٹی Approve کر دی ہے، نئی ہاؤسنگ کالونیز کی جتنی باتیں یہ کر رہے ہیں، انہوں نے کی ہیں، ایگریکلچر لینڈ وغیرہ ان سب چیزوں کو ہم نے اس میں Cover کیا ہے، نئے By laws لارہے ہیں، کنسٹرکشن کی Land Use and Building Control Authority اس صوبے میں بن رہی ہے، آئندہ ٹی ایم ایز نقشے پاس نہیں کریں گی وہ اتھارٹی پاس کرے گی، ان سب چیزوں کے اوپر کام ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ نہیں کر رہی ہے، یہ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کر رہی ہے، پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا مطلب ہے کہ وہ جو بورڈ ہے جو Govern کرتا ہے اس اتھارٹی کو، جب مالکان کے ساتھ ایگریمنٹ ہوگا تب بورڈ میں جاکر یہ چیز پیش ہوگی، Approve ہوگی، ایگریمنٹ کے بغیر Approve ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کو اگر عنایت بھائی واپس نہیں لیتے تو پھر ووٹنگ کروالیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، ووٹنگ یا واپس، واپس لے لیں؟

جناب عنایت اللہ: بس میں دو شرائط پر واپس لیتا ہوں، ایک یہ کہ یہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ رولز کے اندر اگر یہ شامل کر سکتے ہیں تو رولز کے اندر یہ لکھ لیں کہ As determined by the joint agreement between the land owner and at the end in the PDA، نمبر دو یہ کہ مجھے یہ ایشورنس دیں کہ آپ کا اسمبلی کے اندر ایگریکلچر لینڈ کے Protection کے حوالے سے ایک بل موجود ہے جو کہ Balloting کے اندر آپ نے اس کو لیا ہوا ہے یا اس کو آنے دیں تاکہ ایگریکلچر لینڈ پر ہاؤسنگ سکیمز نہ بن سکیں، اس پر کوئی این او سی حکومت نہ دے، نہ کوئی پرائیویٹ بندہ کر سکے، نہ حکومت کر سکے۔ دوسرا یہ اگر میرے بل کو نہیں سپورٹ کرتے تو لوکل گورنمنٹ کے اندر جو Pipe line کے اندر بل ہے اس کو Expedite کریں، لوکل گورنمنٹ میں Pipe line میں ایک بل موجود ہے، اس بل کو Expedite کریں، یہاں سے وہ بل پاس کریں تاکہ ایگریکلچر لینڈز جس طرح تیزی سے وہ ختم ہوتی جا رہی ہیں وہ ختم نہ ہوں، اس پر وہ تھوڑی ایشورنس دیں۔

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر! وہ میں نے جیسے بتایا ہے کہ ہاؤسنگ کالونیز کے حوالے سے Laws بنادئیے ہیں، اس میں Clear cut لکھ دیا ہے The file has moved, it will go to the Cabinet, it will be approved، اس میں Clear cut ہم نے لکھ دیا ہے کہ Agricultural land cannot be used اور میں آپ کو ایک اور بات بھی بتادوں، عنایت صاحب اس دن میرے دفتر آئے تھے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: بس میں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون وبلدیات: عنایت بھائی، بیٹھیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون وبلدیات: یہ میرے دفتر آئے تھے اور اس وقت یہ اپنے کسی کام کے لئے آئے تھے لیکن اس وقت میٹنگ میں یہی چیز ڈسکس کر رہے تھے، جو بل ہم نے آج ادھر لایا ہے، ان کی Suggestions اچھی ہیں، جب اس کے لئے رولز بنائیں گے، عنایت بھائی، آپ کے Experience سے ہم فائدہ اٹھائیں گے، میں آپ کو ساتھ بٹھاؤنگا، We are looking to that also۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: Law بنائیں۔

وزیر قانون وبلدیات: We will look into that، ابھی آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ واپس لے لیں۔

Mr. Inayatullah: Withdrawn.

Mr.Speaker: The question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Minister for Local Government, to please move that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be passed.

Minister for Local Government: Honorable Speaker Sahib, I beg to move that Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr.Speaker: The motion before the House is that the Peshawar Development Authority (amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ کہ یہاں پر جو بلز آتے ہیں، بلز پاس ہوتے ہیں، ہاؤس کے کسی بھی ممبر کو یہ آپ کر سکتے ہیں، ایک دن یہاں پر ابھی امنڈمنٹ آئی، میرے خیال میں امنڈمنٹ تھی، آپ کسی بھی ذمہ دار منسٹر سے پوچھیں، اس کو اٹھائیں، اس سے پوچھیں کہ یہ کونسی امنڈمنٹ تھی؟ جناب سپیکر! یہ اسمبلی کا مذاق نہیں ہے؟ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، اس اسمبلی سے پچھلے اس اجلاس میں آپ لوگوں نے ایک Law پاس کیا، یہ جو پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے جتنے PDs / MDs / DGs تھے، انہوں نے جو کچھ کیا ہے، کوئی اس کو ہاتھ نہیں لگا سکے گا، خیر ہے-----

وزیر قانون وبلدیات: جناب سپیکر،-----

جناب سردار حسین: میرے کہنے کا مقصد اکبر ایوب خان، یہ نہیں ہے، Okay agree، جناب سپیکر، یہ Trend ختم ہونا چاہیئے، ہم اس صوبے کے لوگوں کے لئے قوانین بنارہے ہیں، آیا اس ہاؤس کو معلوم ہے کہ نہیں، کس کو معلوم ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ جنہوں نے Yes بولنا ہے وہ Yes بولیں، جنہوں نے No بولنا ہے تو وہ No بولیں، جناب سپیکر! یہ تو مذاق ہم کر رہے ہیں، کھلواڑ ہم کھیل رہے ہیں، اس اسمبلی کے رولز کے ساتھ، اس اسمبلی کے ساتھ، برائے مہربانی جو قوانین یہاں پر بننے جارہے ہیں، Movers کو موقع دینا چاہیئے کہ وہ حکومت کو وہ تفصیلاً بتائیں کہ یہ قانون ہم لارہے ہیں، اس کی ضرورت ہے، اس کے یہ فوائد ہونگے اور یہ کمزوریاں تھیں امنڈمنٹس اگر لارہے ہیں تو آپ ہمیں موقع نہیں دے رہے ہیں، ہم جب اٹھتے ہیں تو آپ Skip کرتے ہیں، مزہ نہیں کرتا کہ روزانہ ہم لڑائی کر کے آپ سے ٹائم لیں گے میں تو بذات خود اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس اسمبلی سے، حکومت کو غصہ نہیں ہونا چاہیئے، میں اسمبلی کی بات کر رہا ہوں، یہ سب کی ذمہ داری ہے، میں اکبر ایوب صاحب! آپ کو چیلنج کرتا ہوں، آپ کے علاوہ کسی ایک منسٹر کو اٹھائیں کہ وہ اس بل کو Define کریں، یہ ایک المیہ ہے، یہ سب کا المیہ ہے کہ یہاں پر اگر ریکارڈ

بچے گا تو ہم سب کے نام آئیں گے، میں یہی کہتا ہوں کہ تفصیلاً سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم کیا بنانے جا رہے ہیں؟ خدا کے لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! اس کا میکنزم بنائیں، میں ان سے بالکل Agree کرتا ہوں کہ ایک دم سے یہ بل نہیں، اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے۔ جی، اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر جنگلات): تھینک یو، سپیکر۔ یہ جس Topic پر بات ہو رہی ہے، یہ میرا ہی علاقہ ہے، ارمڑ، اس میں سوڑیزی، ارمڑ، یہ سارے علاقے آ رہے ہیں، اس کو اوچ نہر کہتے ہیں، اوچ نہر کی نیچے طرف سے ہے، یہ Barren land ہے، اس میں پانی نہیں ہے، یہ جو ہمارا پی ڈی اے ہے، یہ Autonomous body ہے، بابک صاحب، یہ Autonomous body ہے، اس کے جو Laws ہیں، پی ڈی اے کے جو Laws ہیں، اس کے مطابق Uneven surface اور یہ Uneven بھی ہے، کئی جگہوں پر اس میں پانی بھی نہیں ہے، اس سے اس علاقے میں اتنی خوشحالی آئے گی کہ میں آپ کو بتا ہی نہیں سکتا، یہ پہلے اسفندیار سٹی کے نام سے اگر آپ کو یاد ہو لیکن اس پر کام نہیں ہوا، ہم نے ابھی اس پر کام شروع کیا، اس پر پچھلی حکومت میں بھی کام ہوا ہے، گندھارا اس کو نام ملا ہے، میں کہتا ہوں کہ پشاور سٹی اس کا نام ہے لیکن ابھی گندھارا، اس پر تھوڑی سی بحث ہو سکتی ہے۔

جناب سردار حسین: یہ نام بھی انہوں ایسا رکھا ہے۔۔۔۔۔

وزیر جنگلات: ٹھیک ہے، بالکل اس پر بیٹھ جانا چاہیئے، اس پر بات کرنی چاہیئے اور جہاں پر بھی کوئی مشکل ہو تو اس کو حل کرنا چاہیئے، اس میں تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آگے کام چلنے دیں۔ نگہت بی بی! آپ نے ہر سوال پر بات کرنا ہوتی ہے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr.Mir Kalam Khan, to please move his adjournment motion No. 280, in the House.

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و انضباط مجریہ 1988 کے قاعدہ 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم مسئلے کے متعلق تحریک التواء پیش کرتا ہوں۔ ملک میں موجودہ صورتحال کے مطابق اگر دیکھا جائے تو ملک معاشی بحران کا شکار ہے، پاکستان تجارتی لحاظ سے افغانستان کے ساتھ کئی دہائیوں سے زیادہ کاروبار کر رہا تھا لیکن ہماری ناقص پالیسیوں کی وجہ

سے اب افغانستان کے ساتھ کاروبار کرنے والے ممالک میں پاکستان ایران سے بھی پیچھے رہ گیا ہے۔ افغانستان پاکستان کا بہترین تجارتی دوست بن سکتا ہے، قبائلی علاقوں سے جڑے ہوئے تمام راستوں پر اچھی تجارت ہو سکتی ہے، اگر حکومت سنجیدگی سے ان راستوں پر تجارتی ماحول مہیا کرے تو پشتونوں کے معاش کے ساتھ ملک کی معاشی حالت بھی ٹھیک ہو سکتی ہے، لہذا اس معزز ایوان میں ضابطے کی کارروائی روک کر ہماری اس تحریک التواء کو بحث کیلئے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہوگی کہ یہ ڈیٹیل بحث کیلئے منظور کی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون وبلدیات</u>: جناب سپیکر! اس پر پراونشل گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ نے بڑی ڈیٹیل میں کام کیا ہوا ہے، اچھی بات ہے، I agree with him، اس کو ایڈمٹ کریں تاکہ ہم ان کو بتا سکیں کہ اس کے اوپر کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> 'Call Attention Notices': Mr. Shakeel Bashir Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1652, in the House. جی، آپ پڑھتے ہیں؟ پینڈنگ کر لیتے ہیں۔ Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her call attention notice No. 1705, in the House.

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسے کہ کورونا وباء کی وجہ سے صوبائی حکومت نے ٹرانسپورٹ اور بازاروں کو صوبے بھر میں دو دن ہفتہ اور اتوار کو بند کرنے کا فیصلہ کرایا ہے لیکن اس فیصلے کے نتائج صوبائی دارالحکومت پشاور پر انتہائی خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ دو روز تعطیل کے بعد سوموار اور منگل کے روز خاص کر پشاور کی سڑکیں اور بازار ٹریفک سے بھر جاتے ہیں۔ میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی اور آبادکاری کی توجہ چاہتی ہوں، وہ یہ کہ جیسے کورونا وباء کی وجہ سے صوبائی حکومت نے ٹرانسپورٹ اور بازاروں کو صوبے بھر میں دو دن کے لئے بند کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے لیکن اس فیصلے کے

نتائج صوبائی دارالحکومت پشاور پر انتہائی خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں، دو روز تعطیل کے بعد خاص کر سوموار اور منگل کے روز پشاور کی سڑکیں اور بازار ٹریفک کی وجہ سے ایسے بھر جاتے ہیں کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی جس کی وجہ سے عوام کو جنہوں نے ضروری کام سے نکلنا ہوتا ہے، گھنٹوں گھنٹوں تک سڑکوں پر رش میں خوار ہونا پڑتا ہے، کئی مریضوں کی جان چلی گئی ہے اور کئی ہسپتال پہنچنے سے پہلے مزید طبیعت خراب ہو گئی۔ جس کورونا پر قابو پانے کیلئے یہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں، خطرہ ان دو دنوں کے بعد سو گنا بڑھ جاتا ہے، لہذا حکومت اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرے یا پشاور کے اس بے لگام رش کے مسئلے کا کوئی متبادل حل تلاش کر کے عوام کو جلد از جلد اس تکلیف سے نجات دلائی جائے۔

جناب سپیکر، کورونا کی صورتحال کا سب کو پتہ ہے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ پوائنٹ آپ کا آ گیا، آپ حل بتائیں کہ حل کیا ہے؟ تاکہ گورنمنٹ کو اس سے کوئی رہنمائی ملے۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> جناب! میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر بازاروں پر ہم Time limit کم کر رہے ہیں تو اس میں مزید رش بڑھ جاتا ہے، اس Time duration کو بڑھانا چاہیئے کیونکہ ہمیں رش سے بچنا چاہیئے اور ایس او پیز کو Follow کرانا چاہیئے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، میڈم کا مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس میں یہ مسئلہ ہو رہا ہے کہ دیکھیں، دو دن کی تعطیل کے بعد ٹریفک جو Pipe line میں ہے، لوگوں کے کام پھنس جاتے ہیں، تو وہ پیر اور منگل کو انتہائی رش کی شکل میں نکلتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم ٹائم گھٹانے کی بجائے ان Timings کو بڑھا لیں، اس لئے کہ ویسے بھی آج کل رمضان چل رہا ہے اور اگر ہم افطاری کے بعد اس کو سحری تک یہ Timing بڑھا لیں تو میرے خیال میں اس رش کو ہم کنٹرول کر سکتے ہیں۔ لوگوں کے کاروبار بھی بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، ایک تو ویسے ہی کورونا کی وجہ سے بڑا مسئلہ ہے، دوسرا یہ کہ ہفتے اور اتوار کی چھٹی ہوتی ہے تو اس سے کاروبار بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond? Ji, Minister for Health.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ):</u> جناب سپیکر! یہ دونوں جو ہیں، یہ جائز سوالات ہیں، بہت اہم ہیں لیکن یہ ساری چیزیں جو ہیں، یہ Judgment calls ہیں، ان کا فیصلہ ہم صرف اس بات پر نہیں کر

سکتے کہ سو گنا خطرہ بڑھ گیا ہے یا سو گنا خطرہ وہ ٹل گیا، ہم وہی نمبرز دیکھ کر وہ کر سکتے ہیں کہ اس صورتحال میں کیا فرق آتا ہے۔ ہماری پہلی اور دوسری لہر میں جو Experience تھا، اس سے یہی پتہ چلا کہ دو تین چیزوں سے فرق پڑتا ہے، ایک سکولز بند کرنے سے کیونکہ بہت سے جو بچے ہیں وہ ایک ہی وقت پر پورے ملک میں سکولز جاتے ہیں، شادی ہالز میں جو Event ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں پر بہت سے لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اس لئے شادی میں جو رسک ہوتا ہے اور جو پھیلاؤ ہوتا ہے وہ جنازے سے یا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ تیسری چیز یہ کہ Overall مارکیٹس میں Activity کتنی ہوتی ہے، ہم نے پوری کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ ٹائم تک ہم مارکیٹ پر پابندیاں بالکل Minimum رکھیں، ہم نے Safe days تب تک نہیں نافذ کئے جب تک یہ سیچویشن اس پوائنٹ تک نہیں پہنچی، جہاں پر ہمارے پاس کوئی اور چارہ نہیں اور یہی میں کہہ رہا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں، جب پہلے بھی ایل آر ایچ پر بات ہوئی، جب Covid کی سیچویشن پر بات ہوئی، ہمیں یہ چیزیں بیلنس کرنی ہیں، ہم ایک طرف پر جیسے بالکل ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے اور حمیرا خاتون صاحبہ نے کہا کہ بزنس متاثر ہوتے ہیں، ہوتا ہے لیکن جو سب سے زیادہ لوگ متاثر تب ہی ہونگے اگر ہمارا صحت کا نظام فیل ہو جائے، اگر ہماری آکسیجن کی کمی ہو جائے تو ہم کوشش یہ کرینگے کہ یہ جو پابندیاں ہیں یہ کم سے کم وقت تک ہوں، جیسے ہی کیسز نیچے آنے لگیں ہم ان Restrictions کو اٹھائیں لیکن تب تک میری تمام ایم پی ایز کو گورنمنٹ کے اور اپوزیشن کے ان تمام سے گزارش ہے کہ جب ہم ان Decisions پر Confusion پیدا کرتے ہیں تو ہم لوگوں کو Confuse کرتے ہیں، ہمارے معاشرے میں ویسے ہی جو لوگ ایس اوپیز کے سارے پابندی نہیں کرتے، بڑا ضروری ہے کہ ہم پبلک میں ایک آواز سے بات کریں، یہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ پچھلے ہفتے میں تھوڑا سا جو وائرس کا پھیلاؤ ہے وہ کم تو نہیں ہوا بڑھنا رک گیا، ہمیں پچھلے دو تین دن سے ہاسپیٹلز کے ایڈمیشن سے بھی تھوڑا سا پتہ چل رہا ہے، حالانکہ ابھی جلدی ہے، تین دن سے ہمارے صوبے کی اوسط Fifteen percent positive آ رہی تھی، وہ Twelve percent بھی ہو گئی لیکن وہ انہی Restrictions سے ہوتی ہے، بونیر کی مثال ہے، بونیر کے ریاض خان یہاں پر بیٹھے تھے، بونیر میں Thirty percent positive آ رہی تھی، بابک صاحب بھی بیٹھے تھے، وہاں پر جب یہ Positive زیادہ تھی تو ڈی سی تمام گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ایم پی ایز سے میٹنگ کرا کے انہی Restrictions سے وہ ابھی Fifteen percent سے کم آ رہی ہے، میری تمام اپوزیشن سے ریکویسٹ

ہو گی کہ ایسے مسئلے کو جو ہیلتھ کی ایمرجنسی ہے، اس کو Politicize نہ کریں، آپ ہمارا ساتھ دیں تاکہ ہیلتھ سسٹم بھی بچے، جانیں بھی بچیں اور کاروبار کو بھی کم سے کم نقصان ہو۔

جناب سپیکر: بالکل، یہ آپ نے صحیح کہا کہ Covid اس وقت پوری دنیا میں کنٹرول سے باہر ہو رہا ہے، پاکستان میں بھی کوئی اچھی صورتحال نہیں ہے، ہمارے پڑوسی ملک میں تباہی ہو رہی ہے، ہم یہاں اس کو سیریس نہیں لے رہے ہیں، میری گزارش ہے تمام ایم پی ایز صاحبان سے کہ جب آپ اپنے حلقوں میں جائیں تو وہاں پر اپنے لوگوں کے ذریعے ایس او پیز کی تلقین کریں تاکہ ہم سب مل جل کر، جیسے ابھی آپ کے سامنے یہ پمفلٹ ہے، ایس آر ایس پی نے یہ بڑا اچھا کام کیا ہے، انہوں نے لوکل تنظیموں کے تعاون سے مل کر کئی اضلاع میں لاکھوں کی تعداد میں یہ پمفلٹ Shop to shop،door to door مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر پہنچائے ہیں، Awareness campaign کے طور پر اور میں باقی جو ایسی تنظیمیں ہیں، ان کو بھی Appreciate کرونگا، وہ بھی اگر اس طرح کریں، ان کی مدد کرنی چاہیئے، ہم سب مل کر ایس آر ایس پی کی طرح باقی تنظیمیں بھی میدان میں آئیں، ہم خود بھی میدان میں نکلیں Because یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، Covid پر ہم بحث ضرور کریں But کوئی مثبت بات کریں، کوئی تجویز دیں، کوئی چیز ایسی لائیں جس پر ہم مل جل کر عمل کر سکیں، یہ ہم سب کا مشترکہ فریضہ ہے۔

تحریک التواء نمبر 283 پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on Adjournment Motion No. 283: Mr. Ahmad Kundi, MPA, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pukthunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

جناب احمد کنڈی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کافی اہم مسئلہ ہے، کامران صاحب بھی میرے خیال میں تشریف رکھتے ہیں، یہ Basically ہمارے بلوچستان اور فاٹا کے ہونہار نوجوانوں کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن نے گریجویشن کے لئے اور کچھ سیٹیں پوسٹ گریجویٹ ایجوکیشن کے لئے مختص کی تھیں، آج اس ڈسکشن کیلئے سب سے اہم بات یہ ہے، ہم تو ان کوٹے کو رو رہے تھے جو فاٹا کے لوگوں سے چھین لیا گیا ہے، یہاں پر تو پورے ایچ ای سی کو اڑا دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! 26 مارچ کو ایک آرڈیننس آیا ہے، اس آرڈیننس نے ایچ ای سی کو ہی مکمل طور پر Amend کر دیا ہے، ختم کر دیا ہے، حیرانگی کی بات یہ ہے کہ آرڈیننس ہمیشہ قومی اسمبلی میں پیش ہوتا ہے یا سینیٹ میں ڈالا جاتا ہے، اس کی کاپی بھی وہاں پر نہیں مل رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے Malafide ایک ایکشن جو فیڈرل گورنمنٹ کا نظر آتا ہے، اس چیز سے ہماری

130اور 32 سکالرشپ ختم ہوئی ہیں، اس کو سمجھنے کیلئے ہمیں اس صوبائی حکومت کا جو ایک Structural fault ہے اور سمجھنا بڑا ضروری ہے، Being the Custodian of the House، جناب سپیکر! ہم بار بار یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنا اختیار، اپنا Space کم کرتے جا رہے ہیں، میں بار بار توجہ دلاتا ہوں، ہم سب ہمیشہ ان کو کہتے ہیں کہ 18th Amendment میں Federal Legislative List Part II میں کافی تبدیلی آئی، ان کے سیریل نمبر 6 کے اوپر ایک بڑی اہم بات لکھی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے، All the regulatory authorities established under federal law، جو کہ سی سی آئی کے Domain میں آتا ہے، سی سی آئی وہ فورم ہے جو کہ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کا ایک Joint responsibility ہے، Under Article 154 کے نیچے، ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ یہ اپنا Space کم کرتے جا رہے ہیں، وہ Domain وہ ریگولیٹری اتھارٹی جس میں پراونشل گورنمنٹ کو پوچھ گچھ کرنی چاہیئے جس میں Under Article 154 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan میں لکھتا ہے، "**154.** 5[The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List and shall exercise supervision and control over related institutions.]"، ہم ان سے پوچھتے ہیں، ان ریگولیٹری اتھارٹیز کے اوپر انہوں نے Supervision کی ہے، ان کا کنٹرول کیا ہے؟ جناب سپیکر! آج ایچ ای سی کو باقاعدہ آرڈیننس کے ذریعے اڑا دیا گیا، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے کیا آواز اٹھائی؟ میں بار بار بڑی بات کرتا ہوں، ہمیں ان کے اختیار کا پتہ ہے، ہمیں ان کی بے بسی کا پتہ ہے، ان کے ساتھ Practically ہماری ہمدردی ہے لیکن کم از کم یہ آواز تو اٹھائیں۔ میری 132 سکالرشپ اڑا دی گئیں، جناب سپیکر! پی ایم سی نے اڑا دیں جو کہ ایچ ای سی مجھے فنانس کرتا ہے، آج تو ہم رو نا رو رہے ہیں کہ ایچ ای سی کو اڑا دیا اور تمام ریگولیٹری باڈیز جو اس فیڈریشن کے نیچے کام کرتی تھیں، چاہے وہ ایس سی سی پی ہے، چاہے وہ سٹیٹ بینک ہے، چاہے وہ انجینئرنگ کونسل ہے، چاہے وہ ہائر ایجوکیشن کونسل ہے، جناب سپیکر! یہ پراونس اور فیڈرل کی Joint responsibility ہے، یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں، ہم فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے اوپر روتے ہیں، اس پر یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں، سی سی آئی میں آواز نہیں اٹھاتے ہیں، ہم نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کرتے ہیں، اس پر یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر! پہلے تو مجھے شاید یقین تھا، جو بھی صوبائی حکومت کے منسٹرز ہیں وہ اہل ہیں لیکن بات نہیں کرتے، ابھی مجھے ان کی نااہلی ثابت ہو گئی، عجیب عجیب

باتیں کرتے ہیں، اس اسمبلی اور فورم کی بے توقیری کرتے ہیں، تیاری کر کے یہ نہیں آتے ہیں، ہمارے وزیر اٹھتے ہیں وہ کہتے ہیں، ڈالر کے بڑھنے سے وہ معیشت مضبوط ہوتی ہے، افسوس آتا ہے ان کی نااہلی کے اوپر کہ یہ بھی کوئی بات ہے، یہاں پر چور، ڈاکو کی اتنی تقریریں وہ کرتے ہیں، پورے تین تین گھنٹے لگے رہتے ہیں، خدارا ان ایوانوں کی توقیر اس وقت بڑھے گی جب ہم تیاری کر کے آئیں گے، جب ہم کوئی Constructive بات کرینگے۔ جب ایک نااہل شخص یہ کہے کہ ڈالر کے بڑھنے سے معیشت مضبوط ہوتی ہے، آپ بتائیں، میرا تعلق ایک دیہات سے ہے، ایک منسٹر آتا ہے وہ کہتا ہے، اس سے سوال ہوتا ہے، وہ کہتا ہے کہ 23 مارچ کے اوپر پاک افواج نے دشمن فوج کے دانت کھٹے کر دیئے، یہ ان کی اہلیت ہے (تالیاں) اور جب کابینہ بنتی ہے تو یہ ایک دوسرے کے گریبانوں کو ہاتھ ڈال رہے ہوتے ہیں، خدارا کچھ اپنے گریبان میں دیکھیں، یہ ان لوگوں کی اہلیت ہے۔ جناب سپیکر! دیکھیں، جب تک یہ Structural، جب تک یہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، ہم سنتے ہیں، جب بھی یہ بات کرتے ہیں، بالکل ہم برداشت سے سنتے ہیں، خدارا یہ لوگ سنیں اور جواب دیں، میں آج یہ پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب! اپنی ایڈجرنمنٹ موشن کی طرف آ جائیں، وہ کچھ اور ہے اور تقریر کچھ اور ہو رہی ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: ایک 132 سکالرشپ اڑائی گئیں، سی سی آئی وہ فورم ہے جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ سی سی آئی میں میرا ایجنڈا نہیں آتا تو ہم کس فورم پر بات کرینگے؟ یہاں پر پریس کانفرنس کرتے ہیں، سکالرشپ لائینگے، ایسی پریس کانفرنس ہم روز اسلام آباد اور پشاور میں کرتے ہیں، ہم بار بار پوچھتے ہیں، Being a Custodian of the House آپ سے ہماری یہ توقع رہتی ہے، میں پھر وہی کہتا ہوں کہ ریگولیٹری اتھارٹیز 'فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ پارٹ ٹو' میں مجھے یہ بتائیں کہ وہ کونسی فیڈرل ریگولیٹری اتھارٹیز ہیں، اس کے Domain میں انہوں نے Supervision کی ہو اور کنٹرول کیا، آج ان سے سوال یہ ہے کہ جب تک سٹرکچر میں چینج نہیں آئے گی، یہ Responsibility نہیں سمجھیں گے، یہ ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوتی رہیں گی اور یہ ہر سال ہو رہی ہیں، اگر آپ اس طرح خاموش بیٹھے رہے اور یہ صوبائی حکومت آواز نہیں اٹھائے گی، ان کو Constitutional forum پر ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ جاکر کسی پر ہاتھ ڈالیں، اس کے لئے Constitutional forum موجود ہے، اس کے لئے پروسیجر موجود ہے، اس کے لئے خط لکھنا پڑے گا، چیف منسٹر کا باقاعدہ میکنزم موجود ہے، جناب سپیکر! اس میکنزم کو جب Adopt

نہیں کرینگے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم کہاں پر جائیں، اس بار ادھر ڈسکس نہیں کرینگے تو کدھر کرینگے؟ بابک صاحب بات کر رہے تھے کہ رولز میں اور Constitution کے لئے میں رو رہا ہوں، وہ Constitution جو خود آرٹیکل 5 میں کہتا ہے 5 (2) Obedience to the Constitution and law is the [1][inviolable] obligation of every citizen، جناب سپیکر! Constitution پر عمل نہیں ہوگا، Rule of Law نہیں تو یہ ملک کیسے چلے گا؟ میری گزارش ہے، یہ میں کوئی لمبی چوڑی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنا چاہتا، صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں، تمام ریگولیٹری باڈیز جو ہیں وہ ہمارے Domain میں آتی ہیں، یہ سکالرشپ اڑادی گئی ہیں۔ اس طرح میں آئل اور انرجی کی بات کرتا ہوں، وہ بھی سی سی آئی کے Domain میں ہیں، صرف مجھے یہ بتادیں، یہ سی سی آئی کے Domain میں جو چیزیں آتی ہیں، ایجنڈا ہمارے پاس جو آتا ہے، ہم دیکھتے ہیں تو روتے ہیں، اس میں خیبر پختونخوا کا پوائنٹ نہیں ہوتا، ہم ان سے یہ گزارش کرتے ہیں، آیا یہ بات آپ کی سنی نہیں جاتی یا آپ کرتے نہیں، کم از کم ہمیں یہ باقاعدہ پالیسی سٹیٹمنٹ دیں تاکہ ہم ان فورم کو پھر ایڈریس کریں۔ میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور یہی بات دوبارہ کرنا چاہتا ہوں کہ 18th Amendment میں All regulatory bodies, established under the federal law is part of the Federal Legislative List Part II اور That is the CCI forum joint sharing ہے، جناب سپیکر! ہمیں امید ہے، آج یہ باقاعدہ ہمیں بتائیں گے کہ تمام ایشوز پر جب تک یہ سٹرکچر نہیں ہوگا ہمارا صوبہ آگے نہیں بڑھے گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ صلاح الدین صاحب، شارٹ شارٹ بات کر لیں، کافی لوگ، To the point.

<u>جناب صلاح الدین</u>: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔

تو شرط یہ ہے جو جاں کی امان چاہتے ہو
تو اپنے لوح و قلم قتل گاہ میں رکھ دو
وگرنہ اب کہ نشانہ کمانداروں کا
بس ایک تم ہو تو غیرت کو راہ میں رکھ دو
یہ شرط نامہ جو دیکھا تو ایلچی سے کہا
اسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
کہ رات جب کسی خورشید کو شہید کرے

تو صبح ایک نیا سورج تراش لاتی ہے

(تالیاں)

جناب سپیکر! یہ ایک اٹل حقیقت ہے، ایک Universal fact ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے بغیر کوئی معاشرہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور There can be no science, there can be no technology without higher education اور ہائر ایجوکیشن اور ریسرچ، یہ Without universities, without research center possible نہیں ہے، یونیورسٹیز تک آنے کے لئے آپ کو کالجز تک جانا ہوتا ہے، کالجز بنانا ہوتے ہیں، کالجز تک پہنچنے کے لئے سکولوں کا ہونا ضروری ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت تھی، 2008 to 2013 میں تو پاکستان کی تاریخ میں Seventy three years میں صرف آٹھ یونیورسٹیز بنی تھیں، عوامی نیشنل پارٹی نے نو (9) یونیورسٹیز بنائیں (تالیاں) ان کی Inauguration کی تھی، اس لئے قوم اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے Dozens of colleges and hundreds of schools، لیکن یہاں جب یہ حکومت آئی ہے تو گنگا تو الٹی طرف بہنے لگی ہے، Two hundred and fifty nine seats are funded by Higher Education Commission, they were reduced to twenty nine only, and why that، جی پښتو وایم، راځم پښتو ته، And this two hundred and fifty nine reduce to twenty nine only, this is very ironical that despite a sharp increase in the population, the far flung areas, the neglected areas of Pakthunkhwa, merged areas in Baluchistan, they have been deprived of two hundred and thirty nine seats for the deserving students. یہ تو اس طرح ہے کہ ان کو ہائر ایجوکیشن کے Right سے ہی محروم کیا جا رہا ہے، جناب سپیکر۔

In response to my talk on price hike and inflation, one of the Ministers stood up and said, I was expecting a very logical and a very comprehensive response from them, but as Kundi Sahib mentioned, they stood up and said that Bilawal Bhutto Zardari of ANP, do I expect that from them; is that the response to my so many questions that I had put to them, would they be responding like this?

اور جب ان کی یہ حالت ہو، مجھے ان کی Response کی یہ حالت ہو تو شاعرانہ انداز میں ماحول کو ذرا ساز گار رکھنے کے لئے (تالیاں) One of the Ministers said that the

population of UK is equivalent to Peshawar only, now can you imagine that the state of mind and their knowledge and their ability that we had been lamenting all the time, Mr. Speaker! I was just trying to remember that، جب ان کی یہ حالت ہو، جب ہم ایک بات پوچھتے ہیں، ان کو گلہ شکوہ ہو جاتا ہے، ان کو پتہ نہیں کہ کیوں مرچیں لگ جاتی ہیں، ہم تو بڑے سادہ الفاظ میں ان سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے جب Number of seats کو اتنا Decrease کر دیا ہے، ان کو Deprived کر دیا ہے، آپ ان کو تعلیم نہیں دے سکتے، روزگار آپ کے پاس نہیں ہے، مہنگائی آپ سے کنٹرول نہیں ہو رہی، آخر آپ کیا کر رہے ہو؟ لیکن ان کے پاس، پتہ نہیں یہ اب کیا جواب دینگے، ان کی ذہنی حالت کو دیکھو، ایک کروڑ نوکریاں، وہ تو وعدے کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: Windup کریں۔

جناب صلاح الدین: ہماری امید ہے، جناب سپیکر! زمونږه امید دے چې دوئ به یو ښه جواب راکوی، (تالیاں) هغه اخوا دیخوا نه، یو ښه جواب به راکوی، یو Comprehensive جواب به راکوی او داسې چې هغې سره دا هاؤس مطمئن شی، ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: Very good، ان شاء اللہ۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ انتہائی Important issue کے اوپر احمد کنڈی صاحب نے یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، آپ نے، اسمبلی نے ڈیبیٹ کے لئے منظور کی تھی، میں دو تین باتیں کرنے کے بعد اپنی بات جلدی Conclude کروں گا، میں Expect کرتا ہوں کہ جو ہمارے Minister in Charge respond کرینگے تو وہ Constructively respond کرینگے، وہ ایشو کو سمجھتے ہوئے اور اس کا Solution بھی تجویز کرینگے۔ 265 سیٹیں Erstwhile FATA اور بلوچستان کے لئے مختص کی گئی تھیں، پی ایم سی نے، پاکستان میڈیکل کمیشن نے ان سیٹوں کو ختم کر دیا، ان کو کم کر دیا، 29 سیٹیں رہ گئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! Constitution کے آرٹیکل 27 کے تحت کوٹہ مختلف سروسز کے اندر اور ایجوکیشنل اداروں کے اندر دیا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کچھ علاقے Backward ہوتے ہیں، ان کے اندر وہ Facilities نہیں ہوتیں اور وہ ایڈوانس علاقوں کے ساتھ Compete نہیں کر سکتے، تو اس کے نتیجے میں وہاں سیٹیں Create کی جاتی ہیں، Erstwhile

اور اس طرح Backward اضلاع کے اندر میڈیکل کالجز کی سیٹیں Create کی جاتی ہیں، FATA اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہاں دوسرے علاقوں کے ڈاکٹرز نہیں جاتے لیکن جب آپ اس کو 250 یا 65 سیٹیں جس کو ایچ ای سی فنڈنگ کر رہی ہے، اس کو آپ نے ختم کر دیا اور Erstwhile FATA کے اندر ویسے بھی اس وقت ایجوکیشن کی بری حالت ہے، کوئی گیارہ سو کے Around سکولز ایسے ہیں کہ جو Militancy کے دوران یا Partially یا Fully ختم ہو گئے ہیں لیکن دوبارہ Re-construction کا کوئی Concrete plan حکومت کے پاس نہیں ہے، اس کے جو Socio Economic Indicators ہیں، جو Literacy rate ہے، وہ پاکستان کے اندر سب سے کم ہے، ان کے اندر جو محرومیاں ہیں، ان کو دور کرنے کے لئے ہم نے ان کے ساتھ جو Promises کئے تھے وہ بھی ہم پورے نہیں کر رہے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس پر Stance لے اور اس کے لئے جو Legitimate forum ہے جو Legal اور Constitutional forum ہے جس طرح کنڈی صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا، وہ سی سی آئی ہے، سی سی آئی کے فورم کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ Federal Legislative List Part II جو ہے اس کے اندر Eighteen items ہیں، اس میں یہ بھی ایک آئٹم ہے، فیڈرل گورنمنٹ جو ہے وہ ایسی اتھارٹیز بنا سکتی ہے جس میں ایجوکیشن کو Regulate کیا جا سکتا ہے، میڈیکل ایجوکیشن کو Regulate کیا جا سکتا ہے، پی ایم سی اس کے تحت بنی ہے، Otherwise ایجوکیشن Devolved subject ہے، میں پی ایم سی کے بارے میں ایک دوسری بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Centralized Testing Authority انہوں نے Establish کی ہے، پی ایم سی پورے پاکستان کے اندر میڈیکل کالجز کے اندر ایڈمیشن کے لئے Centralized Test لیتی ہے، یہ Unconstitutional ہے، یہ پی ایم سی کا مینڈیٹ نہیں ہے، یہ تو Day-to-day business ہے، یہ تو صوبوں کا Domain ہے، پی ایم سی نے Takeover کیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کو خود بھی معلوم ہے کہ ایبٹ آباد کے اندر میڈیکل کالج موجود ہے، انہوں نے ایڈمیشن کے لئے نیا Criteria دیا ہوا ہے، اس Admission criteria کی وجہ سے پرائیویٹ میڈیکل کالجز لوگوں کو لوٹ رہے ہیں، ایسی کئی مثالیں میرے علم کے اندر موجود ہیں کہ وہاں ان کو ریزلٹ نہیں دکھاتے ہیں، اس وقت تک ان کے ساتھ جو 20 نمبر ہیں، پاور ہے، 20 نمبروں کے جو اختیارات میڈیکل کالجز کے اندر ہیں، یہ اس وقت تک ریزلٹ نہیں دکھاتے جب تک پوری پانچ کے پانچ سالوں کی فیس

ایڈوانس میں نہیں لیتے، لوگوں سے Donation کے نام پر پیسے لے کر داخلے دیئے جاتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ یہ ایشو Club کیا جائے کہ یہ جو 20 نمبر پی ایم سی نے پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے ایڈمیشن کے اندر دیئے ہیں، اس کو بری طرح Exploit کر رہے ہیں، وہ لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ پی ایم سی جو Centralized Testing Service انہوں نے شروع کی اور میڈیکل کالجز کے لئے داخلے کر رہی ہے، یہ ان کا Domain نہیں ہے، یہ Constitution کے اندر ان کا اختیار نہیں ہے، یہ صوبوں کا اختیار ہے، یہ انہوں نے لیا ہوا ہے، اس لئے جناب کامران خان بنگش صاحب اس پر ہمیں بتادیں کہ وہ کیا پلان کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان دونوں ایشوز کو سی سی آئی کے اندر Take-up کریں اور سی سی آئی کے لئے ایجنڈا بنائیں، اس میں ان دونوں ایشو کو رکھ لیں کیونکہ صوبوں کے اندر جو انہوں نے اس سال ٹیسٹ Conduct کیا، اس پر بہت زیادہ مسائل سامنے آئے ہیں، بہت زیادہ Exploitations ہوئی ہیں، پرائیویٹ میڈیکل کالجز نے Specially غریب لوگوں کو اور میڈیکل ایجوکیشن کے اندر داخلے لینے کے لئے خواہش مند حضرات کو بری طرح سے لوٹا ہے، ان دونوں Issues کو Club کیا جائے اور جو ہمارا Erstwhile FATA ہے، اب یہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے، ان کے اس Right پر جو ڈاکہ مارا گیا ہے، ان سے لیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ صوبائی حکومت یہ Ensure کرائے کہ یہ سیٹیں دوبارہ بحال ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، ستا سو ډیره مننه۔

ـ زه حمزه ئے اوس په کومه ژبه پوهه کړم

یار پښتون دے په پښتو پوهیږی نه

جناب سپیکر، زمونږ طمع دا وه چې مونږه به په خیبر پختونخوا کښې راګډ شو، دلته به ئے مونږ ته د ژوند هغه سهولتونه راکول په دې صوبه کښې یا په دې ملک کښې نورو خلقو ته ورکړی شوی دی خو بدقسمتی دا ده چې زمونږ دوه سوه پینځه شپیته ډاکټران چې هر کال به جوړیدل، هغه ختم کړے شو او هغه 29 ته راوستې شو۔ جناب سپیکر، زمونږ خو هیله دا وه، زمونږ طمع دا وه، زمونږ امید دا وو چې مونږه به مخکښې ځو او دا به زمونږ نور هم زیاتیږی، دا به مونږه ته نور هم مخکښې که دا صوبائی حکومت دے، که دا مرکز دے، دا څیز به

Merged districts مخکښې بوځو خو هغه وروستو راروان دے ، زمونږ دا پوره که تاسو اوګورئ نو په اسلامیه کالج پشاور کښې زمونږ کوټه نشته دے ، یو سیټ هم نشته دے ، دا پوره Merged districts او پکار دا وه چې په هغې کښې یو یو سیټ خو زمونږ وے ، په ایبټ آباد پبلک سکول کښې ستاسو په حلقه کښې به راځی، په هغې کښې د Merged districts زمونږ د یو سټوډنټ کوټه نشته دے ، پکار خو دا وه چې زمونږ دا Merged districts دا قبائلی علاقه چې د تعلیم په مد کښې ډیره شاته پاتې ده، هغې ته چې مونږه نور هم Facilitiesورکړے وے ، هغه مونږ نور هم مخکښې راوستې وے او مونږ لګیا یو ، دا پینځه ورځې کیږی، دې پشاور یونیورسټۍ نوټیفکیشن کړے دے ، شل زره روپۍ ئے د یو سمسټر فیس زیات کړے دے ، جناب سپیکر صاحب، چې د دنیا ملکونه کوشش کوی چې خپلو خلقو ته مفت تعلیم ورکړی او مونږ لګیا یو دومره ئے Expensive کوؤ نو بیا به غریب سړے دلته څه رنګ تعلیم حاصلوی؟ په قبائلی علاقه کښې چې څومره زمونږه دا کوم سیټونه دی، زه تاثم نه اخلم خپله خبره ختموم، چې څومره زمونږ په کومو ادارو کښې که په پنجاب کښې دی، که په دې صوبه کښې چرته زمونږ د Merged districts سیټونه دی هغه دې هم بحال کړے شی او په قبائلی علاقه کښې دې ایجوکیشن د پاره داسې ګامونه واغستلې شی چې هلته هم خلق د ایجوکیشن نه محرومه پاتې نه شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں پہلے اس ایوان کے معزز ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز ہیں، چاہے اپوزیشن بنچز ہیں، آپ بھی سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، میں کچھ یاد دلانا چاہتا ہوں۔ میرانام بلاول آفریدی ہے اور میں پی کے 106 سے منتخب صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں، میرے ساتھ یہاں پر Twentyاور Colleagues ہیں، Twenty ex-FATA سے اور شاید میرے خیال میں یا تو گورنمنٹ کے نالج میں نہیں ہے کہ فاٹا ضم ہو چکا ہے، اب خیبر پختونخوا کا حصہ بن چکا ہے، یہاں پر ہم Twenty one Members ہیں، اگر ہم یہاں پر کوئی جذباتی بات کریں تو آپ اس کو Mind نہ کریں، اس کو آپ اس لئے Mind نہ کریں کیونکہ From last seventy three years, ex-

FATA کو وہ Rights نہ ملے جو ہمارا حق ہے، اس ملک کے ساتھ، کیونکہ اس ملک کے لئے NMD (Newly Merged District) کے لوگوں نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ میں صرف کچھ یاد دلانا چاہ رہا تھا کہ ہمارے مسئلے نہ تو دو ہیں نہ تو تین ہیں، ہمارے مسئلے بہت زیادہ ہیں اور اگر دیکھا جائے تو ہم یہاں پر بار بار جو ہیں، NMD کے جو آنریبل ممبرز ہیں وہ یہاں پر حکومت سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Kindly please ہمارے مسئلے حل کئے جائیں، ظاہر سی بات ہے کہ یہ مسئلے حکومت شاید کوشش کر رہی ہے لیکن ہو سکتا ہے اور باقی کوئی ایشوز ہونگے، اس وجہ سے وہ مسئلے ہمارے حل نہیں ہو رہے۔ میری گزارش ان سے یہ ہے کہ یہ سارے مسئلے تب ہی حل ہو سکتے ہیں جب آپ ہمیں کوئی راستہ بتائیں کہ ہمارا راستہ کیا ہے، ہمارا مستقبل کیا ہے، میری گزارش آپ سے یہ ہے کہ میں بار بار یہاں پر اسمبلی فلور پر اٹھ کر آپ سے کہتا ہوں کہ Kindly please NMD کے لئے ایک Separate Committee بنانی چاہیئے جس میں NMD Twenty one honourable Members کے ہونے چاہیئں، ان میں سے ہم ایک رکن کو Leading person بنادینگے، اس کمیٹی کو چلائیں گے تاکہ ہمارے جو مسئلے ہیں، بار بار یہاں پر اٹھ کر ہمارے آنریبل ممبرز ایک ایشو پر بات کریں، وہی Same issues ہیں، ایشوز کوئی مختلف نہیں ہیں، ہر روز یہ Same issues discuss ہو رہے ہیں، اگر یہ مسئلے آپ لوگ حل نہیں کرینگے تو ہم کس سے ریکویسٹ کرینگے؟ یہ ایوان ہے، آنریبل سپیکر صاحب، آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں حکومت کے جو آنریبل منسٹر صاحبان ہیں، Concerned باقی حکومت کے یہاں پر آنریبل ممبرز ہیں، سب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Kindly please خدارا آپ لوگ Ex-FATA کے ساتھ Sincere ہو جائیں کیونکہ وہاں پر اب الیکشنز دو سال بعد ہونے جا رہے ہیں، ہم اس امید سے آئے تھے کہ صوبے میں ہم اپنے علاقے اور عوام کے لئے کچھ کر سکیں لیکن ابھی تک ہمیں کوئی رزلٹ نہیں ملا، ہماری حکومت سے گزارش ہے، ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور ہمیں سمجھایا جائے کہ آنے والے مستقبل میں آپ لوگ ہمیں کیا دے رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کے ساتھ ایک Mutual understanding کے ساتھ چل رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی Positivity نظر نہیں آئی، ہم نے یہ گزارش کی تھی، Other than that میں اس بات پر آنا چاہتا ہوں کہ یہ Ex-FATA اور بلوچستان کے حوالے سے میرے بھائی احمد کنڈی صاحب نے جو بات کی ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ جو اپوزیشن بنچز جو بار بار EX-FATA پر بات

کرتے ہیں، میرے لئے یہ بڑی اعزاز کی بات ہے، آپ سب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، باقی بات رہی ہے کہ جو سیٹس ہماری کم ہوئیں اور یہ کیا کہتے ہیں کہ 265 سے 29 کردی گئی ہیں، ظاہر سی بات ہے، یہ سارے مسئلے ایسے ہی حل ہونگے اگر آپ ہمارے ساتھ Table talk کریں، یہ مسئلے آج ہم یہاں پر آواز اٹھا رہے ہیں لیکن ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ہماری آواز کوئی سن بھی رہا ہے کہ نہیں؟ آج میں بھی اس پر بات کروں، آواز وہاں سے کوئی Positive response نہیں آئے گا، یہ میں Ensure کرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سیچویشن گورنمنٹ کی رہے تو Ex-FATA کے عوام کو اگر نظر انداز کیا جائے تو یہ آنے والے مستقل میں اس کو بھگتیں گے، ان کی مہربانی ہوگی کہ وہ ہمارے ساتھ Sincere ہو جائیں، ہم ان سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ جلد از جلد Especially آپ کمیٹی بنائیں جس میں ہماری پولیس ریفارمز، ایجوکیشن ریفارمز، ہیلتھ ریفارمز، باقی ڈی آر سی کا جو سسٹم ہے، اس کو Implement کرانا، Ex-FATA میں Extend کرانا ہے۔ اس طرح ہمارے بہت سارے اور ایشوز ہیں، آج تک وہاں پر ایک کالج نہیں بنایا گیا، اب ہم آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ ایجوکیشن ریفارمز میں آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ کچھ ہمیں پتہ نہیں ہے، پولیس ریفارمز میں آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ ہمیں کچھ پتہ نہیں، ہیلتھ ریفارمز میں آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ نے کیا کیا ہے؟ کوئی نیا ہاسپٹل فاٹا میں نہیں بنایا گیا، ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ اس کو Sincerely لیا جائے، یہ بہت Important ہے، یہ کمیٹی آپ کو بنانا پڑے گی، میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، میں Twenty one honourable Members کے دستخط لے کر آپ کے پاس آجاؤنگا، مہربانی کریں، یہ بہت Important ہے تاکہ ہمارے مسئلے حل ہو جائیں، ہمارے مسئلے حل کرنا ہونگے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: ورنہ ہمارے پاس بہت سارے راستے ہیں، ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ ہم وہ راستے اختیار کریں، آپ لوگوں کی مہربانی ہوگی، تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ویسے آپ Respond کرینگے۔

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر جنگلات)</u>: مہربانی سر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن اس میں ان کی جو تجویز ہے۔

<u>وزیر جنگلات</u>: سر! میں پانچ منٹ لونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلاول آفریدی صاحب کی ایک بڑی اچھی تجویز ہے کہ وہاں جو بھی کام ہو رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے، اس میں آپ ان کے لئے Meeting arrange کریں، فاٹا کے جتنے آنریبل ممبرز ہیں، تمام ڈیپارٹمنٹس سے ان کو Briefing دلادیں، سی اینڈ ڈبلیو، ہیلتھ، ایجوکیشن باقی ڈیپارٹمنٹس ان کے سوالوں کا جواب بھی دیں تاکہ یہ مطمئن ہو سکیں۔ جی اشتیاق ارمڑ صاحب۔

وزیر جنگلات: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہاں پر بات میرے دوستوں نے اور چھوٹوں نے باتیں کیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج آپ Form میں نظر آرہے ہیں۔

وزیر جنگلات: سر! میں بھی Form میں آرہا ہوں، یہ اکثر شعروشاعری میں بات کرتے ہیں تو میں ان کے لئے دوشعر بولتا ہوں:

ملګرو تش په لوګيدو اونه شوه
ځئ چې لمبه شو دا خپل ځان اوسوزؤ
د نوی ګل د ټوکيدو د پاره
دا زوړ خوړلے ګلستان اوسوزؤ

He is also talking in English Sir, today I respond in English.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او یار آرام سے بیٹھو نا نگہت! کسی کو ایوان میں بات کرنے دیا کریں نا، ہر بات آپ کو یاد آجاتی ہے، آپ ہر لمحہ، ہر دس منٹ بعد کھڑی ہو جاتی ہیں، Please, take your seat، ختم کریں، روزہ بھی ہے، ہر پانچ منٹ بعد آپ کو میں موقع دیتا ہوں، یہی ٹھیک ہے، چلیں آپ ہر دو منٹ بعد کسی چیز کے لئے نام بھیج دیتے ہیں، آرام سے بیٹھیں، آرام سے اپنا وقت لے لو، اور بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سارے ممبرز ہیں، کیوں نہیں آتے، یہ سارے پی ایچ ڈیز ہیں۔

Minister for Forest: Sir! That`s why-----

جناب سپیکر: روزہ ہے، روزوں میں تھوڑا برداشت کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیٹھیں، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، کوشش کریں، اجلاس میں ہفتے ایک نہ آئیں، جی پلیز، آپ بڑی بدتمیز ہوتی جارہی ہیں۔

Minister for Forest: Sir, So, that is why I want to respond in English for this guy-----

جناب سپیکر: آئندہ میں آپ کے لئے مائیک ان شاء اللہ بند رکھونگا تو پھر آپ کو سمجھ آئے گی۔

Minister for Forest: The way he is talking, absolutely amazing for me, ridiculous-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: اس کو روزہ لگا ہوا ہے، یہ اس وقت بد تمیزی کر رہی ہیں، شرم نہیں آتی، چلیں بس بیٹھ جائیں یا باہر چلی جائیں، میں آپ کو گیٹ سے باہر نکلوا بھی دونگا، Take your seat، بس کرو، اتنا آسمان سر پر نہ اٹھاؤ، Sit down. Sergeant-At-Arms, please remove her، تمہارے پیچھے آرہے ہیں، کیا بد تمیز عورت ہو تم۔

Minister for Forest: The way he is talking, absolutely amazing----

جناب سپیکر: ہر بات پر آپ اٹھتی ہیں، ہم ہاؤس آپ کے حوالے کرتے ہیں، روزانہ سارا ٹائم آپ لے جاتی ہو، کسی کو ٹائم ہی نہیں ملتا۔

Minister for Forest: Sir! I can only say-----

جناب سپیکر: چلو بد تمیز عورت، بس اس کو تقریر کا موقع دیتے رہے، تقریر کرتی رہے۔ جی منسٹر صاحب، بتائیں، جواب دیں، What a nonsense lady۔ کامران بنگش صاحب۔ ان کو نہ اپنا خیال ہے نہ دوسروں کا خیال ہے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: Remove him, remove her from there، اس کو باہر کرو۔ جی، کامران۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر۔ ہم نے جیسے تحمل سے سنا، مجھے امید ہے کہ اسمبلی میں تہذیب اور جو توقیر کی باتیں ہوتی ہیں، یہ جو آپ کی چیئر کی توقیر کی بات ہوتی ہے، یہ اسمبلی کے ممبران کی عزت اور توقیر کی بات ہوتی ہے، آج آپ نے اس کا عملی مظاہرہ دیکھ لیا۔ یہ طوفان بد تمیزی یہاں پر ہوتی ہے، یہ جو بے توقیری یہاں پر ہوتی ہے، وہ مسٹر سپیکر، ان کی چیئر سے نہیں ہوتی، یہ ہمیشہ ادھر سے ہوتی ہے، آپ نے یہ دیکھا، (تالیاں) آپ نے یہ دیکھا، یہ جو آج کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، یہ نیک نیتی کے اوپر ٹریژری بنچز نے ایڈمٹ کروائی اس نیت کے ساتھ کہ یہ ایشو بڑا اہم ہے، ہم اس کے اوپر کوئی پوائنٹ سکورنگ نہیں چاہتے، اس کے اوپر سوشل میڈیا میں جس طریقے سے Illogically

باتیں ہوئیں، آج بھی یہاں پر اس کا ایک نمونہ ہم نے دیکھ لیا، آج بھی ہم نے دیکھ لیا کہ جو طعنے ہمیں دیتے تھے، آپ ورکنگ کر کے نہیں آتے، افسوس کے ساتھ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج یہاں پر نہ Context کو دیکھا گیا، نہ حقائق کو دیکھا گیا، ایک آدھ ممبر کے علاوہ سب ادھر شگوفے چھوڑنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر تقریریں ہو رہی تھیں، سیاسی بات اہم ہے جو بلاول صاحب نے کی، قبائلیوں کی ان کی تہتر (73) سالہ محرومیوں کی بات ضروری تھی، یہ ضروری نہیں تھی کہ آپ کسی منسٹر کے اوپر کیچڑ اچھالیں، آپ کسی کی ذات کے اوپر بات کریں لیکن آج وہی ہوا، آج بھی آپ نے دیکھ لیا، آج بھی ہم نے ایک ایڈجرنمنٹ موشن جو میر کلام صاحب لے کر آئے تھے، آج ہم نے نیک نیتی کے اوپر ایڈمٹ کروائی کیونکہ ہم اس اسمبلی کی، یہاں کے ممبران کی، آپ کے چیئر کی، اپوزیشن بنچز کی، ٹریژری بنچز کی عزت اور توقیر کی بات کرتے ہیں، نہ کہ صرف خالی خولی تقریریں یہاں پر کرتے ہیں۔ کنڈی صاحب میرا بھائی ہے، ان کی ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں پہلے حقائق پر بات کرونگا، پھر تھوڑی بہت سیاست پر بھی بات کرونگا۔ مارچ 2017ء میں سیفران کی کمیٹی کا اجلاس ہوا، اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد قبائلی اضلاع کی تمام سیٹیں ڈبل کر دی جائیں گی، جس بھی صوبے میں ہے جس کالج میں وہ ڈبل کر دی جائیں گی، ٹوٹل سیٹیں 167 تھیں، میرے پاس وہ ڈیٹیلز ہیں، میں یہ کنڈی صاحب کو پھر Handover بھی کر دونگا، ان کے پاس ریکارڈ کے لئے ہے، 167 سیٹیں جن کا ڈبل 334 بنتی ہیں، خیبر پختونخوا میں ٹوٹل سیٹیں 136 تھیں، 167 کے حساب سے 136 اور 31 باقی صوبوں میں، یہ بھی ہماری اسمبلی کا Prerogative ہے کہ جہاں پر جو بلاول صاحب نے بات کی جس بھی صوبے میں جس بھی جگہ پر ہمارے رہائشیوں کے ساتھ مسائل ہوں، ہم ان کے لئے آواز اٹھائیں گے۔ میر کلام صاحب میرے ساتھ بیٹھ کر ہم نے پنجاب کے منسٹرز سے بات کی، وہاں پر کچھ سٹوڈنٹس کے ایشوز تھے، 136 ٹوٹل سیٹیں خیبر پختونخوا کی تھیں جن کا ڈبل 272 بنتی ہیں، خیبر پختونخوا حکومت نے کہا کہ 272 سیٹیں وہ قبائلی طلباء و طالبات کے لئے ہیں، ان کے لئے میڈیکل کی سیٹیں ہم بڑھا دیتے ہیں، ہم نے بڑھا دیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب قبائلیوں کے حقوق کی بات آتی ہے تو وہ یہاں پر گونگ ہو جاتے ہیں، یہ لوگ یہاں پر بات نہیں کرتے کہ جب پچیسویں آئینی ترمیم آئی تو سندھ حکومت نے جو کمٹمنٹ کی تھی وہ ابھی تک کیوں نہیں دی؟ آپ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کرتے ہیں، آپ کو تیمور جھگڑا بتائینگے کہ ہم نے کتنا سٹینڈ لیا ہے، میری خوش قسمتی ہے کہ میں ان میٹنگز میں بیٹھتا آرہا ہوں کہ جس میں NHP (Net Hydle Profit) کے

لئے صوبائی حکومت نے جو آواز اٹھائی جس میں پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد قبائلی اضلاع کے شیئر کے بارے میں اور پھر ان سیٹوں کی بات آتی ہے تو سندھ کے حصے میں صرف چار سیٹیں آئیں، پچیسویں آئینی ترمیم سے پہلے سندھ کے حصے میں چار سیٹیں تھیں، وہ ڈبل ہو کر آٹھ ہونی تھیں، یہ سوال پوچھا جائے کہ کیا وہ آٹھ ہو گئیں؟ کیا سندھ کے کالجز میں قبائلی اضلاع کے لئے آٹھ سیٹیں ملیں جو خیبر پختونخوا نے 136 سے 272 کر دیں؟ جواب ہے بالکل نہیں، قبائلی اضلاع کے طلباء و طالبات کے بارے میں میر کلام صاحب اور یہ 21 ممبران کی جو بات کر رہے تھے، بلاول صاحب ہمت کریں اس بات کو اٹھائیں کہ کیا سندھ نے قبائلیوں کا شیئر دیا، پچیسوی آئینی ترمیم کے بعد نہ قبائلیوں کی سیٹیں بڑھائیں، نہ ہمارے قبائلی غیرت مند بھائیوں کو جو تہتر (73) سال سے پس رہے ہیں، ان کو حصہ کیوں نہیں دیا؟ کنڈی صاحب! آپ بھی اس بات کو اٹھائیں کیونکہ آپ نے اپنی پارٹی سے پہلے اپنے عوام کو جواب دینا ہے، آپ نے اس اسمبلی میں جواب دینا ہے لیکن وہ بات یہاں پر نہیں ہوتی کیونکہ چار سے آٹھ سیٹیں ہونی تھیں، انہوں نے نہیں کیں، خیبر پختونخوا نے وہ بیڑا بھی اٹھایا، ٹوٹل 167 سے 334 سیٹیں ہونی تھیں، اس میں خیبر پختونخوا نے 290 سیٹیں کر دیں کیونکہ ہمارے حصے میں خیبر پختونخوا نے کہا کہ ہم نے جب قبائلی بہن بھائیوں کو، قبائلی لوگوں کو گلے ملایا تو ان کا سارا بوجھ ہم اٹھاتے ہیں، آپ جو ترقی کی بات کرتے ہیں، تہتر (73) سالہ محرومیوں کی بات کرتے ہیں، آپ پچھلے دو سال کی تاریخ اٹھائیں کہ خیبر پختونخوا نے سب سے زیادہ شیئر دیا، قبائلی اضلاع کے اپنے بہن بھائیوں کو اپنے حصے سے زیادہ شیئر دیا، ہم نے مہاجرین اور انصار کی وہ تاریخ دھرائی، ریاست مدینہ کی جو بات ہمارے قائد کرتے ہیں، وزیر اعلیٰ محمود خان جو بات کرتے ہیں لیکن کیا آپ نے پوچھا کہ قبائلی اضلاع کی ترقی کے لئے پنجاب اور سندھ نے جو حصہ دینا تھا وہ دیا؟ وفاق اور صوبے نے اپنا حصہ ادا کر دیا، اس سے زیادہ ہم نے دے دیا، کیا سندھ پاکستان سے خدانخواستہ الگ ہے، کیا قبائلی وہ صرف خیبر پختونخوا کے محدود وسائل پر Depend کریں گے؟ وہ بھی ہم نے اٹھایا، 272 سے 290 سیٹیں ہم نے کر دیں، اب میں ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے یہ سمجھتا ہوں، عنایت اللہ صاحب میرے سینیئر ہیں، میرے Predecessor رہ چکے ہیں، ہم ان سے سیکھتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ریسرچ کر کے آئینگے، چلیں صلاح الدین میری طرح Young ہیں، وہ شگوفے چھوڑ دیتے ہیں، خیر ہے لیکن عنایت اللہ صاحب وہ ہوم ورک کر کے آئینگے، عنایت اللہ صاحب نے بھی کہہ دیا کہ 29 سیٹیں ہیں، کہاں کے یہ 29 سیٹیں ہیں؟ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ایک پراجیکٹ تھا جس میں 29 سکالرشپس تھیں، اب یہ

ساری ڈیٹیلز میرے پاس موجود ہیں، وہ میں اپنے بھائیوں کو دونگا، سکالر شپ کی 29 سیٹیں تھیں، پچیسوی آئینی ترمیم کے بعد ایک سال سے وہ پراجیکٹ آیا کہ اس میں 56 سیٹیں وہ بڑھانی تھیں وہ بڑھ گئیں، 29 جمع 56 سیٹیں، 85 سیٹیں، وہ اگلے سال کے پراجیکٹ میں Reflect نہیں ہوئیں، 56 سیٹوں سے وہ 29 رہ گئیں، اب 136 سے 290 پر خیبر پختونخوا چلا گیا، اب وہ Contest کرنی نہیں تھیں، جو احتجاج ہو رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ وہ بات ٹھیک تھی جو 29 میں 56 Add ہونی تھیں، 85 سیٹیں ہونی تھیں، وہ اس کا ایشو نہیں تھا وہ ایشو بھی Resolve ہو گیا ہے، پاکستان میڈیکل کمیشن نے 20 اپریل 2021ء کو وہ ایشو Resolve کیا ہے، یہ لیٹر میرے پاس موجود ہے، So مدعا Clear ہو گیا، مدعا یہاں تک Clear ہو گیا ہے کہ قبائلی سٹوڈنٹس کے جو ایشوز تھے، خیبر پختونخوا حکومت نے اپنے حصے سے زیادہ ان کو Accommodate کیا، پاکستان میڈیکل کمیشن کا یہ Aspect رہا کہ ہم اتنی زیادہ سیٹیں بڑھا رہے ہیں، خدارا آپ یہ دیکھیں کہ ان کالجز کی Capacity ہے یا نہیں؟ اس کو ٹھیک رکھیں کیونکہ میڈیکل Highly technical ایک فیلڈ ہے، وہ ایک کنڈیشن تھی جس کے اوپر انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو 56 سیٹیں بڑھا دیتے ہیں لیکن آپ کالجز کی Capacity تو بڑھائیں، پاکستان میڈیکل کمیشن کا یہ ایشو تھا، بہر حال وہ لیٹر بھی میرے پاس موجود ہے، میں وہ آپ کو دے دیتا ہوں، So تقریباً ٹوٹل 430 سے زیادہ سیٹیں اب قبائلی اضلاع کے سٹوڈنٹس کو ملیں گی جس میں سب سے بڑا حصہ خیبر پختونخوا نے اٹھایا، سب سے زیادہ بدنیتی سندھ حکومت نے دکھائی، یہ میں فلور آف دی ہاؤس پر کہہ رہا ہوں کہ چار سے آٹھ سیٹیں بھی نہیں، آزاد جموں اینڈ کشمیر نے بھی بڑھا دیں، سندھ حکومت نے نہیں کیں، یہ پوچھنا چاہیئے، ہمارا ہاؤس ہے، ہمارے قبائلی اضلاع کے ممبران آئے ہوئے ہیں، ان کی نمائندگی ہے، ادھر تو ہماری بہن طوفان بد تمیزی کھڑا کر دیتی ہے، جب ادھر بات آتی ہے تو پھر خاموش ہو جاتی ہے، کنڈی صاحب نے بڑی Important بات کی، میں بھی یہ بات کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے وزیر اعلیٰ صاحب وہ کیا کیا باتیں کرتے تھے، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ یہ ان کے منسٹر صاحب تھے، ان کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ہی نہیں آتا، میں ان کی بات ہی نہیں کرتا، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ سندھ حکومت میں تین ارب روپے کی گندم غائب ہو گئی، یہ رپورٹس ہیں وہ کن کی جیبوں میں چلی گئی، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ سندھ حکومت آپ کی ہے وہ پوری ڈوب گئی، آپ بی آر ٹی پر تنقید کرتے ہیں، آپ نے نہ Yellow line بنائی، نہ آپ نے Orange line بنائی، نہ آپ نے Red line بنائی، آپ کوئی لائن تو بنائیں، سات بسیں آپ پچھلے دنوں لے کر آئے

اوراس کے اوپر آپ کے چیف منسٹر صاحب نے بہت بڑی تقریر کر دی،آپ کو بی آر ٹی سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، میں یہ بات نہیں کرتا لیکن میں یہ بات ضرور کرتا ہوں کہ جب نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات آتی ہے تو خیبر پختونخوا نے اپنی آواز اٹھائی، پہلی دفعہ مہینے کی قسطیں خیبر پختونخوا کو موصول ہونا شروع ہو گئیں، اگر ڈیٹیل آپ کو چاہیئے تو ہم آپ کو دے دیتے ہیں، سی سی آئی کی بات کی، اس پر ایڈ جرمنٹ موشن میں کنڈی صاحب کے ساتھ میں یقیناً بات کرتا ہوں، یہ بڑیAcademic discussion ہے، یہ ہاؤس بنا ہی اس لئے ہے، سیاست کے لئے ہمارے پاس پوری زندگی پڑی ہوئی ہے لیکن ہم عوام کے حقوق کی جب بات کریں گے تو ہمیں اس کے اوپرStick رہنا چاہیئے۔ کنڈی صاحب جیسے میری بھائی کو یہ زیب ہی نہیں کہ وہ کسی ایک کے اوپر بات کریں، کسی دوسرے کی اوپر بات کریں، نہ میں کبھی کرتا ہوں، سی سی آئی میں FED کی بات ہوئی، میں نے ان کو ایجنڈا دکھادیا کہ یہ ایجنڈے کے اوپر تھی، تیمور جھگڑااس میں ممبر تھے، ہم نے پوراایک دن اس کے اوپر گزارا، اگلے دن سی سی آئی کی میٹنگ ہے، ہم نے اپنی تیاری کر لی، فاٹا سیٹوں کے بارے میں تفصیلاً بات کر چکا ہوں، صلاح الدین صاحب نے سٹارٹ لیا، بڑی زبردست انگریزی میں ہمیشہ بات شروع کر دیتے ہیں، انہوں نے کہا کہ There can be no science and technology without higher education، سائنس اور ٹیکنالوجی سے انہوں نے بات شروع کر دی، یہ میراFavorite subject ہے لیکن انہوں نے پھر سے شگوفہ چھوڑ دیا، ان کی اپنی کوئی فلاسفی ہے، کیسے سائنس اور ٹیکنالوجی نہیں ہو سکتی، میں آپ کو دنیا بھر کی بڑی بڑی کمپنیاں دکھاؤں، Apple کی بات میں کروں، Apple میں انہوں نے ڈگری ختم کر دی، انہوں نے کہا کہ Skill ہونی چاہیئے، آپ کے پاس ہنر ہونی چاہیئے (تالیاں) آپ کے اور میرے خوشحال خان خٹک نے سولہوی صدی میں کہا تھا، آپ کے اور میرے خوشحال خان خٹک نے یہاں پر شعر و شاعری میں بھی کہا تھا کہ:

ے لار د ختو نشته وو م آسمان ته

زه به جوړه کړمه لار ره په هنر

ہنر کی بات ہے، یہاں پر کونسی ہائر ایجوکیشن کی بات ہوئی، آپ پچھلے اجلاس کا ریکارڈ نکالیں، آپ ہی کے خوشدل خان صاحب نے کہا کہ یونیورسٹیاں نہیں بڑھانی چاہئیں، یونیورسٹیاں نہیں بنانی چاہئیں، انہوں نے یہ بات کی، ہم نے بھی کہا کہ نہیں بنانی چاہیئے، آپ نے Feasibility دیکھی ہی نہیں، آپ یونیورسٹیاں بنالیں، آپ پشاور یونیورسٹی کو، ایگریکلچر یونیورسٹی کو، انجینئرنگ یونیورسٹی کو، سب کو خسارے

میں لے کر گئے، وہ خسارہ کون بھگت رہا ہے؟اور صلاح الدین صاحب نے کہا کہ 2008 سے 2013 تک ہم نے بارہ یونیورسٹیاں بنائیں، افتتاح کیا، 2013 سے 2018 تک آپ کو اتنا ٹائم لگا کہ آپ پی ٹی آئی میں بیٹھے رہے اور اے این پی کی کارکردگی آپ کو نظر نہیں آرہی تھی، آپ ہر جلسے میں کہتے تھے کہ ایزی لوډ دے او سپر لوډ دے او فلانه دے ، 2018ء میں آپ کو تب یاد آیا، 2018ء میں تب آپ کو یاد آیا کہ جب آپ کو پی ٹی آئی نے ٹکٹ نہیں دیا، آپ کو اے این پی کی کارکردگی یاد آئی، بات نکلے گی تو پھر دور تک جائے گی۔۔۔۔۔

(شور)

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر! ہم نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاؤس ڈیکورم برقرار رکھیں، دونوں طرف سے ڈیکورم برقرار رکھیں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> ہمارے Young Members ہیں، ہم نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی کریں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر! اے این پی کے منسٹرز کی اہلیت کی بھی ذرا بات کرتے ہیں، اے این پی کے منسٹرز۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب محمود احمد خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیٹنی صاحب! مہربانی کریں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر! ان کے ایک منسٹر صاحب، اے این پی کے ہمارے دوست انہوں نے ایک ہسپتال میں لیبر روم کا افتتاح کیا، لیبر روم کے افتتاح کے بعد انہوں نے تقریر میں کہا کہ ہم لیبرز کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں، ایک ہسپتال میں لیبر روم کا افتتاح یہ ان کی اہلیت ہے، اب ہم اس کے اوپر بات نہیں کرتے ہیں، جناب سپیکر! میں یہ شعر کسی صورت میں صلاح الدین صاحب کو نہیں کہہ رہا، یہ ویسے ہی مجھے یہ شعر پسند ہے، اس شعر کی اگر مجھے اجازت ہو تو:

ے ته لا زمونږه د سفر نه ئې
جا له کېنېږ کېنينه پاس وزر مه وهه
چې خومره ئې د ومره خبرې کوه
خوړ به شی هر چا سره بنکر مه وهه

جناب سپیکر! یہ حقائق ہیں، حقائق کی بات ضروری ہے، کنڈی صاحب اور عنایت اللہ صاحب کی اس بات کے ساتھ میں متفق ہوں کہ آئین کے جو Articles ہیں، ان کو بہت زیادہ پتہ ہے، اس کے بارے میں یہ ہمیں Guide کر سکتے ہیں، یہ ہاؤس ہم سب کا ہے، یہ خیبر پختونخوا ہم سب کا ہے لیکن اس کی آڑ میں ہم کسی قسم کی بے توقیری، کسی کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ہاؤس کی ساری Documents آپ کو دینے کے لئے میں تیار ہوں۔ Thank you very much.

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ضیاء اللہ بنگش صاحب! آپ نے ریزولیوشن موو کرنی ہے، اس کے بعد اختیار ولی صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، اختیار ولی صاحب کدھر ہیں، میں سمجھتا کہ وہ آپ افطاری کے لئے چلے گئے ہیں، جی رولز ریلکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب ضیاء اللہ خان:</u> جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ رول 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے تاکہ میں قرارداد پیش کر سکوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ji, Zia ullah Sahib!

قراردادیں

<u>جناب ضیاء اللہ خان:</u> جناب سپیکر! یہ جو میں قرارداد پیش کرنے جا رہا ہوں، یہ ہمارے جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں، ان کے فائدے کے لئے بھی ہے، ان کے حلقوں میں جتنے لوگ موجود ہیں، آپ کے ووٹرز، سپورٹرز اور میرے خیال میں پورے پاکستان کے جتنے بھی Youngsters ہیں، ان کے لئے بھی بڑے فائدے کی بات ہے، میں یہ چاہونگا کہ ہمارے تمام معزز اراکین اس کو ذرا غور سے سنیں۔ جناب سپیکر! یہ Facebook monetization کے حوالے سے میں بات کرنا چاہ رہا ہوں، جیسا کہ آپ نے اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ اس کورونا میں کچھ ایسی Activity کی جائے جس سے لوگوں کو گھر بیٹھے فائدہ ملے۔ موجودہ کورونا وباء کی صورتحال سے جہاں روزگار متاثر ہوا تو وہاں سوشل میڈیا کی افادیت بڑھ گئی ہے، خاص کر

نوجوان طبقے نے سوشل میڈیا کا استعمال تیزی سے شروع کیا ہوا ہے، پاکستان میں نوجوان گھر بیٹھے یوٹیوب سے کافی پیسہ کما رہے ہیں، پاکستان میں فیس بک کے پانچ کروڑ صارفین ہیں، دیگر ممالک میں Face book monetization On ہے جہاں کے صارفین فیس بک سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر پاکستان میں Facebook monetization بند ہے، پچھلے کچھ دن پہلے قومی اسمبلی کے فیس بک حکام کے ساتھ اس پر ایک نشست ہو چکی ہے، پاکستان میں Facebook monetization On کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، پاکستان میں Facebook monetization On ہونے سے کم از کم یہ غور طلب بات ہے، کم از کم اگر فیس بک کی Monetization On ہو گئی تو اس سے تقریباً اچھے Content writers اور پاکستان میں بہت زیادہ Youngster ہیں جو فیس بک پر اچھے Contents develop کر رہے ہیں، اس کو شیئر کر رہے ہیں، اس سے تقریباً پانچ کروڑ میں تقریباً پچاس لاکھ پاکستانی فیس بک سے پیسہ کما سکتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے یہ سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پاکستان میں Facebook monetization On کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ پاکستان میں صارفین بالخصوص اور ہمارے نوجوان فیس بک کے مثبت استعمال سے مستفید ہو سکیں اور فیس بک کے استعمال سے پیسے کما سکیں۔ ----

<u>جناب سپیکر:</u> ذرا اس کو Explain بھی کریں نا، یہ چیز کیا ہے؟

<u>جناب ضیاء اللہ خان:</u> جناب سپیکر! جس طریقے سے پاکستان میں یوٹیوب، جیسے You tubers آتے ہیں، بہتر Contents سے لاکھوں، کروڑوں یوٹیوب سے کما رہے ہیں جناب سپیکر! اس طریقے سے فیس بک بھی جو آسان Way ہے، اس سے ہمارے نوجوان جتنے بھی پاکستانی ہیں جو فیس بک استعمال کر رہے ہیں، وہ آسان طریقے سے پیسے کما سکتے ہیں۔ اس کے لئے یہ ہے کہ Monetization پوری دنیا میں On ہے لیکن صرف پاکستان اور کچھ ممالک میں بند ہے، اس کے لئے ہماری نشست ہو گئی تھی، انہوں نے یہ کہا تھا کہ کچھ لیجسلیشن جو مرکزی سطح پر بھی ہو اور صوبائی سطح پر بھی ہو، مرکزی سطح پر ہو گئی ہے، صوبائی اسمبلی سے Move ہو رہی ہے، پنجاب سے بھی اور باقی پاکستان کے صوبوں سے بھی ان شاء اللہ جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز ہیں، ان سب کے اپنے فیس بک کے Official pages موجود ہیں جن پر ان کے پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ Followers موجود ہیں، یہ سب کے لئے میرے خیال میں فائدے کی بات ہو گی،

ہم اس ریزولیوشن کو پاس کریں گے، اس پر مرکزی اور ہماری اسمبلی لگی ہوئی ہیں، یہ آسان ہو جائے گا، تمام پاکستانیوں کے لئے ایک بہترین اور مثبت Activity سامنے آ جائے گی۔

Mr. Speaker: Ji. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Wazirzada Sahib, please move your resolution.

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں یہ قرارداد اسمبلی میں پیش کرتا ہوں کہ شادی اور نکاح شرعی لحاظ سے ایک مہذب ترین اور معتبر رشتہ ہے، اگر نیک نیتی اور ازدواجی زندگی گزارنے کی نیت سے کیا جائے لیکن چترال اپر اور چترال لوئر میں غربت سے فائدہ اٹھا کر باہر سے لوگ شادی کرنے کے لئے آتے ہیں، ان میں سے اکثر و بیشتر شادیاں دراصل شادی کی نیت سے نہیں، اس وجہ سے یہ ناکام ہو جاتی ہیں، چترال کی بیٹیوں کے قتل یا ظلم و زیادتی جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں، لہذا ان انسانیت سوز واقعات کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو پابند کریں کہ جو بھی شخص چترال سے شادی کرنا چاہے، اس کا چال چلن اور گھر کے متعلق تمام تر تفصیلات کی جانچ پڑتال اور تصدیق متعلقہ ضلع کے پولیس سربراہ سے کریں، تحریری طور پر اپر اور لوئر چترال انتظامیہ کو سرکاری طور پر آگاہ کریں جبکہ شادی کرنے والے شخص کے علاقے کے مقامی اور معتبر افراد کی ذمہ داری سے مشروط کرنے کے ساتھ ساتھ چترال کے دونوں اضلاع میں والدین کو بھی پابند کیا جائے کہ بغیر پولیس تصدیق کے شادیوں سے گریز کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: Very important resolution ہے۔ ملک صاحبہ اس ریزولیوشن پر بات کرتی ہیں، جی، ملک صاحبہ کا مائیک کھولیں، آپ کی ریزولیوشن ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو۔ واقعی بہت ہی Important چیز ہے، یہ Women trafficking کی Already ہم اس پر قانون سازی کر رہے ہیں، یہ ہماری سب کمیٹی ہے سر، یہ چیز جو ہے، اس کی روک تھام کے لئے بہت سیریس اقدامات کرنے ہیں، اس میں Age کا مسئلہ بھی ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ اس میں یہ بھی Mention کریں، چترال میں جتنے بھی ہم نے دیکھی ہیں، یہ شادیاں ہو رہی ہیں، ایک تو Age بھی ان کی چودہ سال، پندرہ سال، یہ کوئی Limit نہیں ہے، 60 سال اور 70 سال کے جو آدمی ہوتے

ہیں، ان کے ساتھ شادی ہوتی ہے، اس چیز کو ریزولیوشن کی حد تک آپ بھی پاس کریں لیکن ہم جو قانون سازی ابھی کر رہے ہیں، اس میں آپ لوگوں کے Cooperation کی ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ جتنا ہم نے Data collect کیا ہے، اس میں سب سے زیادہ چترال ہے۔ ایک اور بات Women trafficking کی، ہم اس پر ریسرچ کر رہے تھے، ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہاں پر لوگ نکاح کرتے ہیں لیکن جب وہ لڑکی سے پوچھا گیا کہ آپ کی شادی ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ میرا نکاح کس کے ساتھ ہوا ہے، یہ آئین و قانون کے ساتھ اور اسلام کے حوالے سے بھی اگر بات کریں تو یہ بہت زیادہ ظلم ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، جب یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے یا اس میں امنڈمنٹ لائیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جی بالکل-----

<u>جناب سپیکر:</u> اس ریزولیوشن میں امنڈمنٹ لائیں یا اس کو پاس کریں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> اور ہم لیجسلیشن بھی Already اس پر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> دیکھیں، یہ جو ریزولیوشن ہے، Original resolution پر ہمارے دستخط موجود ہیں، اس کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے، یہ بی بی جو Age کی بات کر رہی ہیں، ظاہر ہے وہ Separate ایک Debatable issue ہے، اس پر اگر Law لائیں گی، اس اسمبلی کے اندر اس وقت اس پر ڈسکشن ہو گی، حکومت لاتی ہے یا وہ لاتی ہیں، جو ممبر صاحب نے ریزولیوشن پیش کی ہے، اس کے Contents سے ہمیں اتفاق ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس ریزولیوشن کو پاس کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اس میں اگر یہ Add کر لیا جائے، چونکہ واقعی یہ Age والا مسئلہ بڑا اہم ہے، ایک ستر سال کا بوڑھا اور تیرہ سال کی لڑکی، یہ کہاں کی انسانیت ہے؟ انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے کہ ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو پابند کریں کہ چترال سے جو بھی شخص شادی کرنا چاہے، اس کا چال چلن، گھر اور عمر کسی طرح Add کر دیں، زیادہ تر لڑکی کی عمر کم ہوتی ہے، لڑکی تیرہ سال اور مرد ستر سال اور ساٹھ سال کا، جیسا کہ یہ بتاتی ہیں کہ لڑکی کو یہ بھی پتہ نہیں کہ میری شادی کس مرد سے ہو رہی ہے، یہ ظلم ہے۔ جی لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: یہ الگ بات ہے، جیسا کہ عنایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ وہ تھوڑی سی اس پر ڈسکشن ہو گی، اس کے بعد اس کا ہم متفقہ طور پر ایک چیز نکالیں گے، آئین وقانون کے حوالے سے، فی الحال آپ قرارداد پاس کریں، یہ بعد میں ہو سکتا ہے، تفصیلاً اس پر بات ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ وزیر زادہ صاحب جو ریزولیوشن لے کر آئے ہیں، اس کو میں سپورٹ بھی کرتا ہوں، اس کے ساتھ ایگری بھی کرتا ہوں، یہ واقعی بہت بڑا المیہ ہے، ہمارے معاشرے کا، خاص کر چترال کے جو لوگ ہیں، ان کے ساتھ جو شگفتہ بی بی کہہ رہی ہیں، وہ ایک الگ ایشو ہے، اگر اس کے لئے الگ کوئی قانون لے کر آئیں تو ٹھیک ہے لیکن اس حد تک کہ یہ جو چترال میں شادیاں ہو رہی ہیں، وہاں پر یہ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے، وہاں پر جو لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں، وہاں پر شادی کر لیتے ہیں، پھر ان کو یہاں پر لے کر آتے ہیں، ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا، اس ریزولیوشن کا Main مقصد یہی ہے۔ اس نے میرے ساتھ ڈسکس کیا تھا، میں نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے، آپ اس پر ریزولیوشن لے کر آئیں، اگر اس طرح کا کوئی میکنزم اس کے لئے بنایا جائے کہ وہاں پر اگر کوئی شادی کرے، ویسے اسلام بھی شریعت بھی یہی کہتا ہے کہ چھان بین کر کے جو شادی کی جائے، نکاح کیا جائے، لوگوں کو جمع کر کے نکاح کیا جائے، میرے خیال میں اگر پولیس ڈیپارٹمنٹ یا وہاں پر ڈی سی کو یہ ریزولیوشن چلی جائے، ان کو کہیں کہ اگر کوئی بندہ پاکستان کے دوسرے حصوں سے آتا ہے اور یہاں پر شادی کر لیتا ہے تو کم از کم اس کی چھان بین ہونی چاہئیے، اس کی پولیس کلیئرنس ہونی چاہیئے، اس کی Character wise کہ وہ کس طرح ہے، یہ ہو جائے تو میرے خیال میں بہت اچھی بات ہے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر سمیرا شمس۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر سمیرا کا مائیک کھولیں۔

محترمہ سمیرا شمس: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ریزولیوشن بہت زیادہ Important ہے، میرے خیال سے ریزولیوشن کو As it is پاس کر لیں لیکن شگفتہ بی بی کی بات بھی صحیح ہے، یہ ایشو بھی اس کے ساتھ Related ہے، Age کا ویسے بھی ہمارے Child Marriages Restrained Bill جو ہے، اس میں بھی یہ ایشو ہے لیکن اس کے ساتھ CAUCUS کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، آج ہم نے کچھ

Decide کیا تھا، ہمارا جو چیف منسٹر صاحب ہیں، ان کی بھی انسٹرکشنز ہیں، اس پر ہم نے کام کرنا ہے لیکن جو ہماری Religious Parties ہیں، ان کو ساتھ لے کے جائیں گے، یہ Child marriages کا ایشو ہے، یہ اس ایشو میں بھی آتا ہے، یہ پورے پاکستان کا اور پورے صوبے کا ایشو ہے، میرے خیال سے ریزولیوشن جو بہت Important ہے، چترال کے حوالے سے، آج وہ اس طریقے سے پاس کرائیں، باقی ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کر Women caucus اور کچھ ہمارے منسٹر صاحبان Child marriages کے بل پر بات کریں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: That's right. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Inayat Sahib, please move your resolution.

Mr. Inayatullah: Whereas Article 27 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan provided for reserving post, belonging to any class or area to secure their adequate representation in the service of Pakistan and whereas such arrangement was for not exceeding forty years from the commencing day of the Constitution which has expired in the year of 2013, therefore, in order to avoid further illegality in the matter, this august House recommends to the Provincial Government to approach to the Federal Government for taking steps for amending Article 27 of the Constitution, aiming to extend the period for the purpose for further twenty years.

جناب سپیکر صاحب! یہ ریزولیوشن جو ہے، پچھلے دنوں میں نے آپ کی اجازت سے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ آرٹیکل 27 جو ہے، اس کے اندر لکھا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے اندر مختلف Classes اور Areas کے لئے کوٹہ Reserved ہوتا ہے، وہ چالیس سال کے لئے تھا، وہ 2013ء کے اندر Expire ہو گیا ہے، اس کو Constitution کے اندر امنڈمنٹ کر کے اس کو Further بیس سال کے لئے Extend کیا جائے، یہ ہماری طرف سے ایک Recommendation صوبائی حکومت کی طرف سے چلی جائے، یہ ریزولیوشن کے Contents ہیں۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر۔آپ کی کرسی کی ہمیں بہت عزت کرنی چاہیے، دو دن پہلے آپ نے اس جگہ پر رولنگ دی تھی کہ کوئی بھی قرارداد ڈائریکٹ نہیں آئے گی اور قرارداد جو بھی ہوگی وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو آئے گی، اس کے بعد پھر ادھر پیش ہوگی۔آج میں دیکھ رہا ہوں کہ تین قراردادیں اس طرح پیش ہو رہی ہیں۔جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ ہم یہ گلہ نہیں کرتے لیکن یہ گلہ ہمارا بجا ہے کہ ہمارا بزنس کچھ چار پانچ، چھ سات ایم پی ایز کا اس فلور پر آتا ہے، باقی سارے ایم پی ایز کا کوئی بھی بزنس نہیں آرہا ہے-----

Mr.Speaker: I agree with you.
Mian Nisar Gul: Just a minute, Sir.

جناب سپیکر: میں آپ سے پورا Agree کرتا ہوں۔

میاں نثار گل: جی تھوڑا سنیں سر، بات یہ ہے کہ ہم آپ کے چیمبر میں بھی آجاتے ہیں، سیکرٹری کے پاس بھی بیٹھ جاتے ہیں لیکن ادھر پیمانہ کچھ اور ہے، جو شریف ہوتا ہے وہ بیٹھتا ہے اور جو زیادہ شور کرتا ہے اس کا بزنس زیادہ آتا ہے، پیمانہ تو یہ ہونا چاہیئے کہ شریف کو زیادہ ملنا چاہیئے اور جو شور کرے، اس کو کم ملنا چاہیئے۔جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: وہ سزا مل گئی ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! آپ کی اپنی رولنگ اور آج تین قراردادیں ہم دیکھ کر حیران ہو گئے کہ کونسے پیمانے پر آپ اپنی اسمبلی کو چلاتے ہیں-----

جناب سپیکر: آپ صحیح کہتے ہیں، میں آپ کے ساتھ متفق ہوں۔

میاں نثار گل: اب اس میں کچھ، ایک ہی فیصلہ کر لیں کیونکہ ہم نے-----

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز، بس اب میں کیا کروں؟

میاں نثار گل: نہیں، قرارداد جو بھی Important ہو لیکن ہمارا بھی بزنس ہوتا ہے، ہم جناب سپیکر کی رولنگ کو رولنگ سمجھ کر ادھر آرام سے بیٹھتے ہیں، قلم بھی ہمارے پاس ہے، کاغذ بھی ہمارے پاس ہے لیکن آپ کی رولنگ کی وجہ سے ہم خاموش بیٹھتے ہیں-----

جناب سپیکر: آپ صحیح کہتے ہیں۔

میاں نثار گل: اب آپ ایک رولنگ دیدیں-----

Mr. Speaker: I am grateful and I will take care in future.

یہ بالکل، میں اس سے اب، اچھا منسٹر صاحب! یہ جو انہوں نے ریزولیوشن پیش کی ہے، کیا انہوں نے یہ ریزولیوشن، یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ہو کر نہیں آئی؟ Admitted ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! یہ 20 years کا آرٹیکل 27 وہ 2013ء میں Expire ہو چکا ہے، اس کا Extend کرنا ضروری ہے، یعنی وہ کوٹہ ابھی تک موجود ہے لیکن اس کو Extend کرنا ضروری ہے، اس کے لئے صوبے کی طرف سے قرار داد ہے کہ Constitution کے اندر امنڈمنٹ کر کے اس کو Further بھی 20 years کے لئے Extend کیا جائے، Simple سا یہ وہ ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed.

میں نے آپ کی بات اپنے ساتھ باندھ لی، یہ Infact admitted resolution ہے، But ایجنڈے پر نہیں تھی، ہمارے سیکرٹریٹ میں Admitted ہے لیکن ایجنڈے پر نہیں تھی، میں نے کہا کہ آئندہ وہ چیز آئے گی جو ایجنڈے پر ہو گی۔ جناب وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وزیر اعظم پاکستان کے امدادی احساس پروگرام کا دائرہ کار کو وسیع کیا جائے اور مذکورہ پروگرام سے مستفید ہونے والے مستحق افراد کی جائز مشکلات جیسا کہ مستحق فرد کے انتخاب کے بعد امداد بھی اس فرد کے نام جاری کیا جائے کیونکہ موجودہ نظام میں معلومات دینے کے بعد امداد کا اجراء نادرا ریکارڈ کے مطابق گھرانے کے سربراہ کے نام ہوتا ہے جو کہ بعض اوقات موجود ہی نہیں ہوتا یا مر چکا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سربراہ کے پاسپورٹ بنانے یا رکھنے کی وجہ سے بہت سارے مستحقین امداد سے محروم رہ جاتے ہیں، لہذا اس پروگرام کو مزید سہل بنایا جائے تاکہ زیادہ سے مستحقین اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان، یہ ٹھیک ہے۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): سر! میں نے یہ دیکھا تھا، میرے خیال میں یہ Technically check کرنا پڑے گا کہ جو جس کے نام ہوتا ہے، اس کے پیچھے ٹیکنیکل وجہ ہے، چلیں ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. Ji, Ikhtiyar Wali Sahib, your point of order, but brief, please.

<u>جناب اختیار ولی:</u> Thank you very much. بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے آپ کی تھوڑی سی Attention بھی چاہیئے اور تمام ممبرز جتنے یہاں پر بیٹھے ہیں، چاہے وہ ٹریژری بنچز سے ہیں یا اپوزیشن بنچز سے ہیں، 19 فروری کو PK-63 نوشہرہ میں جب ضمنی الیکشن ہوا، اس الیکشن میں حکمران جماعت کو ایک مثالی شکست ملی، عوام نے ایک شکست دی، پبلک نے ان کو Reject کیا، اب عوامی فیصلوں کو من وعن تسلیم کرنا، یہ جانتے ہی نہیں، یعنی ان میں وہ برداشت نہیں ہے، 19 فروری سے لیکر آج تک، تقریباً یہ پانچ، چار، آٹھ، نو ہفتے ہو گئے ہیں، دو مہینے اور کچھ دن اوپر کہ انتقامی کارروائیوں کا وہ سلسلہ شروع ہے، ٹی ایم اے نوشہرہ کا کوئی بندہ نالی صاف کرنے نہیں آتا، ان کو کہا جاتا ہے، جب ہم بندے بھیجتے ہیں کہ جاؤ ٹی ایم اے والوں کو بولو کہ یہاں آؤ، صفائی کرو تو کہتے ہیں، آپ نے پی ایم ایل این کو ووٹ دیا ہے، آپ نے اختیار ولی صاحب کو ووٹ دیا ہے، جاکر ان کو بولیں، کوئی کچرا نہیں اٹھایا جارہا، آپ اندازا کریں کہ ان ساٹھ اور پینسٹھ دنوں میں اس حلقے کی حالت کیا ہو گی، ہر جگہ، ہر چوک، ہر بازار، ہر کوچہ کچرا کنڈی کا ڈھیر بن گیا ہے، نالیاں بھر چکی ہیں، نالیوں سے گندا پانی اٹھ کے سڑکوں پر آرہا ہے، یہاں پر ظلم کی داستان رکتی نہیں ہے، جناب سپیکر! اس رمضان کے دنوں میں جب لوگ غیر مسلموں پر اور جانوروں پر بھی رحم کرتے ہیں، میرے حلقے میں پندرہ اور سولہ گھنٹے بجلی بند رکھی جاتی ہے، میرے ووٹروں کو اذیت دی جارہی ہے، ان کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ تنگ ہو جائیں، میرے پاس وہ جلوس لے کر آئے ہیں، فریاد کرتے ہیں، یہاں پر بھی بات ختم نہیں ہوتی، رمضان کے دنوں میں سحری اور افطار کے وقت سوئی گیس بند کر دی جاتی ہے، پچھلے سال ایسا نہیں تھا، کبھی بھی ایسا نہیں تھا، کونسی قیامت آگئی ہے، کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے، کیا صرف اتنا ہی ہوا ہے کہ ان کی جھوٹی تبدیلی پبلک نے Reject کر دی؟ یہ تو ان کو پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ جب عوام ووٹ ڈالیں گے، تم لوگوں کے ساتھ دیدہ نادیدہ قوتیں نہیں ہوں گی تو تم اس اسمبلی میں نہیں پہنچ سکتے، یہ ہاؤس تم یہاں پر اس کو دیکھنے کے لئے ترس جاؤ گے، بلے پر بیٹھ کر اسمبلی میں آئے ہوئے لوگ جو آج کل وفاقی اور صوبائی وزیر بنے ہیں، انہوں نے میرے حلقے کو، میرے

ووٹرز کو، میری قوم کو، میرے عوام کو نشانہ عبرت بنادیا ہے، خنجر کی نوک پر رکھا ہوا ہے، یہ نیا پاکستان ہے؟ یہ نیا وہ خیبر پختونخوا ہے؟ یہ وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مدینے کی ریاست بنائیں گے، یہ وہ نئی مدینے کی ریاست ہے؟ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں، یہ جو لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری صاحب ہیں، ڈائریکٹر جنرل لوکل کونسل بورڈ، ان کو کہہ کہہ کر میں تھک گیا ہوں، اس پر میں کال اٹینشن کے لئے درخواست آپ کو دے چکا ہوں، اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کیا ہوا ہے، اس کے بھی بیس بائیس دن ہو گئے ہیں لیکن مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ جناب سپیکر! میں ان تمام دوستوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، چاہے وہ حکومتی بنچز کے وزیر ہیں، چاہے وہ میرے اپوزیشن کے دوست ہیں، آپ اس آنریبل ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ کو بھی گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اگر میرے حلقے میں بلا تاخیر صفائی کا یہ عمل شروع نہیں کیا گیا، یہ بجلی کا غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ یہ Forced load shedding بند نہیں کی گئی، یہ گیس کی لوڈشیڈنگ بند نہیں کی گئی تو خدا کی قسم یہ کچرا میں خود اٹھاؤں گا، جس پر میں نے آج اپنی جیب سے دو دن ہوئے ہیں، اپنی جیب سے اپنے خرچ پر میں نے لوگ لگادیئے ہیں، کچرا تو میں اٹھا دوں گا لیکن اس کو میں وہاں ڈالوں گا جو ان کی سوچ بھی نہیں ہو گی، شاید یہ کچرا ان کے دفتروں میں آجائے، ان کے در پر آکر پھینک دوں گا، مجھے یہ ہنر بھی آتا ہے لیکن یہ حل نہیں ہے، یہ ملک جمہوری ملک ہے، یہاں پر سب کے Rights برابر ہونے چاہئیں، آج یہ لوگ یہاں پر اگر اقتدار میں بیٹھے ہیں تو کل یہ یہاں پر بھی ہو سکتے ہیں، ہم بھی وہاں پر آسکتے ہیں، یہ وقت کا پہیہ گھومتا ہے اور حالات بدلنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی، ان کو بتائیں کہ ہر بات کو نواز شریف کا کیس نہ بنایا جائے، ہر بار ان سے ان کی Progress پوچھیں، میں ابھی دیکھ رہا تھا، آنریبل منسٹر صاحب، صلاح الدین صاحب نے کوئی بری بات تو نہیں کی تھی لیکن اس کے پیچھے پڑ گئے، تقریریں کر کر انہوں نے تین سال گزار دیئے، تقریروں سے کام نہیں ہوگا، پرفارمنس بتائیں؟ آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی ایجنڈا نہیں ہے کہ آپ اپوزیشن کے لوگوں کو مسلم لیگ ہو یا کوئی بھی اپوزیشن جماعت ہو، ان کو تن کر رکھ دیں، نیب کو بولیں کہ ان کو تنگ کرو، ایف آئی اے کو بولو کہ ان کو تنگ کرو، اب بات ٹی ایم اے تک آگئی ہے، سینیٹری انسپکٹر تک آگئی ہے، یہ اسسٹنٹ کمشنر تک آگئی ہے، تھانہ کلچر تک آگئی، یہ تم لوگوں کی بساط ہے، یہ تمھاری تبدیلی تھی، اس لئے تم حکومت میں آئے تھے؟ پتہ لگ جائے گا، تم باہر جاؤ، یہ کسی کو پتہ نہیں کہ اسمبلیوں کے دو سال رہ گئے ہیں، آپ نے وہ پورے کرنے ہیں، ہمارے ملک میں جمہوریت کتنی توانا ہے، یہاں پر کتنی حکومتوں نے اپنا ٹائم اور Tenure پورا کیا ہے، یہ سب پوری دنیا اس کی گواہ ہے،

حکومتیں جس طرح بنتی ہیں، آپ کو آتے ہوئے دیر نہیں لگی، اس طرح آپ کو جاتے ہوئے بھی دیر نہیں لگے گی، آپ بھی یاد رکھیں کہ جو آپ کر رہے ہیں، یہ بھی ہم نے سینوں پر لکھا ہوا ہے، ہمارے دلوں پر لکھا ہوا ہے، اگر ہمارے حلقے کے ساتھ ہماری قوم کے ساتھ زیادتی کروگے تو جواب بھی آپ کو اس طرح ہی ملے گا، سوگنا بڑھ کر ملے گا، میں اپنے لوگوں کے جذبات نوشہرہ PK-63 جنہوں نے ایک تاریخی فتح حاصل کرنے کے بعد دنیا کو پیغام دیا کہ روٹی مہنگی ہے، بجلی مہنگی ہے، یہاں موت سستی ہے، آٹا مہنگا ہے، گیس مہنگی ہے، عمران خان، تیری تبدیلی میں زندگی مشکل اجیرن ہو چکی ہے، یہ شعر ان سب کی طرف سے اور تمام اہل نوشہرہ کی طرف سے، تمام خیبر پختونخوا کے غیور پٹھانوں کی جانب سے کہ وہ قبائلی اضلاع جن کا ذکر ابھی میر کلام کر رہا تھا، احمد کنڈی کر رہا تھا، عنایت اللہ خان کر رہا تھا، ان سب جوانوں کی طرف سے ان کا گلہ سمجھ کر آپ لوگ سن لیں، جناب سپیکر صاحب! آپ بھی گواہ رہیں:

ے چې د ظلم او ستم دغه بازار دې یاد لره
دا د ظلم او ستم دغه بازار دې یاد لره
په مونږ چې نن کوې دغه نا تار دې یاد لره
او متل د پښتنو دے

متل زمونږه د نوښار د پښتنو دے چې د نرانو هر څه په بدل دی
وار هم راروان دے خپل ګزار دې یاد لره
مننه جی۔

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب، تھینک یو۔ چونکہ آپ یہ اعلان کریں کہ کل سے آپ ان کے حلقے میں جو ٹی ایم اے اس کو Instruct کریں کہ یہ جو صفائی کی بات کرتے ہیں وہ ٹھیک ہونی چاہیئے، آپ ان سے رپورٹ لیں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اختیار ولی صاحب ہمارے اسمبلی کے ساتھی ہیں، دوست ہیں، کنڈی صاحب کے ساتھ یا صلاح الدین صاحب کے ساتھ یا عنایت اللہ صاحب کے ساتھ ہماری دوستی تین سال پرانی ہے، ان کو تھوڑی سی مزاج سمجھ آئے گی، میری ان کے ساتھ باقی باتوں پر، ہم یقیناً ان کی باتیں وہ ٹی ایم ایز کو یا لوکل گورنمنٹ کو پہنچائیں گے لیکن میری صرف ان کو یہ بات ہے کہ صلاح الدین صاحب دوست ہیں، کافی اچھے دوست ہیں، کنڈی صاحب بھی، کم از کم ان کی

ترجمانی نہ کریں، ہم اب آپس میں سمجھتے ہیں کہ ہم کس لہجے میں یا کس طریقے سے بات کریں، یہ جو تن کے رکھنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نوک جھوک ہوتی رہتی ہے، ہاؤس میں نوک جھوک ہوتی رہتی ہے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ہماری یہ باتیں آپس کی ہیں، آپ ان کی ترجمانی نہ کریں، باقی آپ کی باتیں آپ کے حلقے کے حوالے سے ہیں، وہ یقیناً ہم پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: جیسے وکیل کورٹ میں اچھے خاصے لڑتے ہیں، باہر آکر اکٹھے چائے پیتے ہیں، ہماری بھی مثال یہ ہے کہ ہم سب آپس میں دوست ہیں۔ جی لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تو زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا، آج کامران بنگش صاحب کو پتہ نہیں کہ ان کو روزہ لگا ہوا ہے، ویسے تو وہ سنجیدگی سے بات کرتے ہیں، To the point بات کرتے ہیں، سنجیدگی سے بات کرتے ہیں، میں ان کی بات سنتا بھی ہوں، وہ جواب بھی دیتے ہیں، وہ بھی ٹیکنیکل طریقے سے ان کی کوشش ہوتی ہے لیکن آج پتہ نہیں روزہ لگا ہوا ہے، جیسے دوسروں پر الزام لگایا کہ وہ شگوفے چھوڑ رہے ہیں، آج انہوں نے بھی شگوفے چھوڑے ہیں۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ وہ اپنی لائن پر جائیں جو پہلے سے ہے، باقی انہوں نے بہت ساری باتیں کی ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے اختیار ولی صاحب نے بھی کہا کہ تقریروں سے کام نہیں چلے گا، عمران خان بہت بڑی بڑی باتیں کرلیتا ہے لیکن آج تک گراؤنڈ پر کچھ بھی نہیں ہے، میں ان سے بھی یہ بات کرتا ہوں کہ آپ بڑی بڑی باتیں نہ کریں، FATA پر جو بات ہو رہی تھی، تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو زمینی حقائق وہ سامنے رکھیں، ان سے بات کریں کہ آپ کے Ex FATA میں کتنی ترقی ہوئی ہے، میں Ex FATA نہیں کہہ رہا، اس میں ترقی کتنی ہوئی ہے تو وہ ممبران ان کو زمینی حقائق سامنے رکھ دیں گے، سادہ سا سوال ہے، سادہ سا، اس کا جواب ہونا چاہئے، آپ کاغذات سے نکلیں، ڈاکیومنٹس سے نکلیں، زمین پر کچھ نہیں ہوگا، ڈاکیومنٹس پر بہت کچھ ہوگا، آپ ان کو ہزار ارب روپے دے رہے تھے، آج تک آپ نے اس کو دیا؟ کیا FATA میں کچھ بھی نہیں ہے، اگر آپ نے FATA کو ایک دفعہ Merge کیا، ہم نے اختلاف کیا تھا، ہم نے اس وقت جو اختلاف کیا، Basically vote پر تھا، آپ FATA کے عوام سے ووٹ لیں کہ Merge ہونا چاہتے ہیں یا الگ صوبہ بنانا چاہتے ہیں؟ ووٹ ان سے نہیں لیا گیا، ان سے نہیں پوچھا گیا، ان کو Merge کر دیا گیا، ہماری بات اس وقت اتنی تھی، اس کو کسی نے سنا نہیں، اس

کی کوئی تیاری نہیں ہوئی، آج میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس علاقے کی ترقی ہو، خالی تقریر سے کام نہیں بنے گا، خالی اپوزیشن کو بات کا جواب دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا، اس ملک کی غربت ختم نہیں ہو گی، اس ملک کے مسائل ختم نہیں ہوں گے، آج جس انتہا پر لوگ پہنچے ہوئے ہیں، برداشت لوگوں سے باہر ہو رہا ہے، مسائل ان کو حل کرنا چاہیئے، اس طرف ان کی توجہ ہونی چاہیئے، وہ صرف اپوزیشن کو جواب دیں اور ان کو پچھلی باتیں یاد دلائیں۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ FATA کے عوام کے ساتھ اگر انہوں نے کچھ کرنا ہے تو ان ممبران کے ساتھ بیٹھ کر ان کے حقائق جان لیں اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب!

وزیر مال واملاک: جناب سپیکر! میں نے اختیار ولی خان کی بات سنی، بڑی جذباتی باتیں کرتے ہیں، بڑی جذباتی تقریر کرتے ہیں، ووٹوں کا فرق میرے خیال میں تین چار ہزار کا تھا، آیا یہ سارا حلقہ ان کا تھا کہ ان کو بند کر دیا گیا، اس میں دوسرے سپورٹرز اور دوسرے کسی پارٹی کے لوگ نہیں رہتے؟ یہ Possible ہو سکتا ہے، اس سارے علاقے میں گند ہی گند ڈال دیا گیا اور وہ پاس ہو گیا ہے، وہاں تو ووٹرز ہیں، دوسری پارٹی اور پی ٹی آئی کے ووٹرز بھی ہیں، گورنمنٹ یا کوئی اور پارٹی اس طرح کرتی ہے، جمہوریت میں یہ ہوتا ہے، میرے خیال میں اس کی کوئی تحقیق بھی ہونی چاہیئے، ان سے Specific بات انہوں نے کی، ساری جگہ میں گند ہی گند ڈال دیا گیا اور سب کچھ بند ہو گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارا اختیار ولی خان کی اسٹیٹ ہے، وہاں اور کوئی نہیں رہتا، اس پر یہ سارا عتاب آ گیا ہے، گورنمنٹ نے سب زور اس پر لگا دیا ہے، وہاں دوسری پارٹیوں کے لوگ بھی ہیں، یہ Possible نہیں ہو سکتا، جیسے انہوں نے بات کی، یہ تو Sense ہی نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ معلومات کرتے ہیں، کامران بنگش نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ادھر ٹی ایم اے سے بات کریں گے اور جو ان کا ایشو ہے وہ Resolve کریں گے۔ جی اختیار ولی صاحب!

جناب اختیار ولی: میں اکثر ان کو کہتا ہوں کہ آپ ہماری باتوں کا جواب اس طرح نہ دیں، آپ یہ سمجھیں کہ یار یہ اپوزیشن کا بندہ ہے، اس نے بات کر لی ہے، میں نے کوئی ایسی ٹیکنالوجی لا کر ایسی کوئی دو چار باتیں سنا کے کہ میں نے ادھر "خلی ولی کر دی ہے اور بس چلو گل مک گئی" یہ نہیں ہے۔ اس طرح آپ کو پرسوں دو

چار دن پہلے نگہت بی بی نے کہا تھا کہ میں اسمبلی کی ماں ہوں اور آپ باپ ہیں، آپ کو تو پھر باپ بن کے سارا وہ شفقت جو ہے، اس انداز سے آپ کو بات بھی کرنی چاہیئے، میں اب آپ کی اطلاع اور آپ کی انفارمیشن کے لئے یہ بتادوں کہ تحریک انصاف کے اپنے ووٹروں کی ویڈیوز میرے پاس اس موبائل میں موجود ہیں، آپ اپنا نمبر دیں، میں آپ کو واٹس اپ کرتا ہوں، جنہوں نے آپ کے وفاقی وزیر دفاع، ایم این ایز اور باقی ایم پی ایز کو ریکویسٹ کی ہے کہ خدا اور رسول کا واسطہ کہ یہاں پر نہ صرف اختیار ولی رہتا ہے، نہ صرف اس کے ووٹرز رہتے ہیں، یہاں پر ہم بھی رہتے ہیں، یہاں پر وہ ٹی ایم اے والوں کو بھیج دو، This is something very disgusting, this is something very poor اور آپ کو ایسی چیز Defend کرنے کے بجائے I think, you dig out the matter جو Reality ہے اس کو Dig out کریں تو پھر آپ بات کریں۔

جناب سپیکر: وہ ذمہ داری کامران بنگش صاحب نے لی ہے، یہ ان شاء اللہ ان سے بات کریں گے۔ میں اس سے پہلے کہ گورنر کا فرمان پڑھ کے سناؤں، ہم نے اجلاس چلایا، ان دنوں میں کافی زیادہ کام کیا، لیجسلیشن ہوئی، ممبران کا بزنس بھی ہوا، نوک جھوک بھی رہی، چونکہ رمضان شریف ہے اور رمضان کی وجہ سے میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ سب دل بڑا کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں، اس بابرکت مہینے کی وجہ سے اگر مجھ سے کوئی سختیاں ہوئیں، اس مہینے میں کچھ آفیسرز کے ساتھ، تو میں بھی معذرت خواہ ہوں، اگر کسی کی مجھ سے دل آزاری ہوئی ہو، کچھ چیزیں ضروری ہوتی ہیں، ہم اس ایوان کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے وہ بہرکیف ہمیں کرنا پڑتی ہیں، شاید آئندہ بھی کرنا پڑیں گی لیکن بہرکیف اس ماہ مبارک کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سب کو ایک دوسرے کو معاف کرنا چاہیئے۔

"In exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Shah Farman, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the session of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, shall stand prorogued on Monday, 26th April, 2021, after conclusion of its business till such date as may hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)